



پبلک
الہیات
کادائی

الہیات

مرکز جمعیت
الہیات
پاکستان
کراچی

جلد: 47 | ۲۲ تا ۲۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ 26 اگست تا یکم ستمبر 2016ء | شمارہ: 34

ایک ہول مسلم
حرمت کی پاسبانی کیلئے!

اقتصادی رالاداری
سیٹیک منصوبے کی بجائے مخالفت
پاکستان سے روایتی دشمنی کشا خسانہ

حزین شریفین
(اسلام آباد)

انٹرنیشنل کانفرنس اتحاد امت
کیلئے سنگ میل ثابت ہوگی



مشترکہ قربانی کرنے والوں کے لیے پابندی؟



طواف وداع کے بعد خریداری.....!؟



قبر پر قرآن خوانی.....!؟

قرآن مجید
روایتی
پیشانی

درس قرآن

جانب پروفیسر احمد رحمان

مومن عورتوں کو حياء کا قرآنی حکم

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا يَخْضِبْنَ بِخُضْرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يَبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ (النور: 31)

”مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت (بناہ سنگھار) کو ظاہر نہ کریں، ہوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بلکل مارے رکھیں اور اپنے سنگھار کو ظاہر مت کریں۔“

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مومن مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا وہیں مومن عورتوں کو بھی نظریں جھکانے اور شر مگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے کہ وہ مردوں پر نظر ڈالنے سے اپنی آنکھوں کو بچائے رکھیں کیونکہ یہ چیز فتنہ کی طرف لے جانے والی ہے۔ امہات المؤمنین جو مسلمان عورتوں کے لیے نمونہ ہیں جن کی تربیت براہ راست نبی اکرم ﷺ کے زیر سایہ ہوئی ہے ان کے لیے بھی مصلح اعظم ﷺ کا یہی حکم تھا کہ اجنبی مردوں پر نظر پڑنے سے اپنے آپ کو بچائیں۔ سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو کہ ایک نابینا صحابی تھے، نبی کریم ﷺ کے گھر تشریف لائے تو سیدہ میمونہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ”حجاب کرو۔“ فرمانے لگیں: وہ تو نابینا ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو اسے دیکھ سکتی ہو نا!“ گو یا شریعت نے ہر اس چیز سے بچنے کا حکم دیا ہے جو فتنہ کی طرف لے جانے والی ہو۔

اسی کے ساتھ مذکورہ آیت میں خواتین کو اپنی زیب و زینت کی نمائش سے بھی روکا گیا ہے اور اس میں خوبصورت لباس، زیورات اور تمام بدن شامل ہے۔ جبکہ صرف اس چیز کی اجازت دی گئی ہے جس کا ظاہر ہونا لازمی ہے۔ لیکن اس (اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا مگر جو ظاہر ہے) سے بیسیوں معانی اخذ کرتے ہوئے فتنہ کو گھسنے کی جگہ دی جاتی ہے۔ جبکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عام لباس ہے جو ایک عورت ستر پوشی کے لیے پہنتی ہے اور اس کی دلیل قرآن پاک کی آیت ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا اَدَمُ خُذْ وَ اٰدَمَ وَ زَيْنَتَهُ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف) اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو چونکہ ظاہر ہی لباس جس کو عادت کے مطابق پہنا جاتا ہے، کی نمائش کو روکا نہیں جاسکتا ہے اسی لیے فرمایا: ”مگر جو اس زینت سے ظاہر ہو۔“ یعنی وہ سادہ لباس جو عام طور پر پہنا جاتا ہے اور اس لباس میں ایسی کوئی چیز نہ ہو جو فتنہ کو دعوت دیتی ہو۔

ان خوبصورت احکامات اور وصیتوں پر اگر عمل کرنے میں اب تک کوتاہی کے مرتکب ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں توبہ کی نصیحت کی ہے جو تلافی ماضی کا ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ماضی کی کوتاہیوں پر اٹک نہ امدت بہاتے ہوئے آئندہ کی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق بسر کرنے کا عزم مصمم کریں تاکہ فتنوں اور آزمائشوں سے بچا جاسکے۔

درس حدیث

جانب پروفیسر عبدالرحمن رحمانی

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک

[عن عائشة رضي الله عنها قالت: جاءني امرأة وامرأة ومعهما ابنتان لهما تسألني، فلم تجد عندي غير تمر واحدة، فأعطيتها إياها، فقسمتها بين ابنتيهما، ولم تأكل منها. ثم قامت فخرجت، فدخل النبي ﷺ فحدثته، فقال: "من ابنتي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار." (متفق عليه)]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ ایک عورت میرے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی دو چھوٹی بیٹیاں بھی تھیں وہ مجھ سے کچھ کھانے کے لیے مانگ رہی تھی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی ایک کھجور اسے دے دی۔ پس وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ اندر داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ بیان کیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی ان بچیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، یہ اس کے لیے آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔“ (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اولاد خصوصاً بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ بچیاں اپنے والدین کی خیر خواہ اور ہمدرد ثابت ہوئی ہیں وہ اپنے والدین کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوتیں حتیٰ کہ وہ اپنے سسرال میں جا کر بھی اپنے والدین کی خیر خواہی چاہتی ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین اپنی اولاد کی پرورش کو اپنی ذات پر بھی ترجیح دیتے ہیں جس طرح اس مانگنے والی عورت نے خود کھجور نہیں کھائی بلکہ اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے دونوں کے درمیان بانٹ دیا جس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جس نے اپنی بچیوں کی صحیح انداز میں پرورش کی تو وہ قیامت کے دن اس کے آگے جہنم کی آگ کے سامنے ڈھال بن جائیں گی۔“ کچھ لوگ بیٹیوں کو بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ ایسی تقسیم جائز نہیں ہے۔ والدین کو اولاد کے درمیان فرق نہیں کرنا چاہیے بلکہ بچیوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے ان کی جائز خواہشات کو پورا کیا جائے ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے اس لیے کہ ان کی درست انداز میں پرورش پر رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ وہ جنت میں اس طرح میرے ساتھ ہوں گے جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگلی ہوتی ہے۔ بیٹیوں کو بوجھ نہ سمجھا جائے ان کی تعلیم لباس اور ضروریات زندگی کا خیال رکھا جائے۔ انہیں عصری تعلیم کے ساتھ دینی علوم سے بھی روشناس کروایا جائے تاکہ وہ مستقبل میں پیش آنے والے حالات کا مقابلہ کر سکیں اور معاشرے میں ایک معزز رکن کی حیثیت سے زندگی گذار سکیں۔ دینی تعلیم ہی انسان کو حقوق و فرائض سکھاتی ہے اور ان کی ادائیگی کی تلقین کرتی ہے۔

اتحاد امت وعظمتِ حرمین شریفین!

اسلام میں اتحاد امت کی اہمیت اور عصر حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت سے ہر باشعور شخص بخوبی آگاہ ہے۔ آج امت مسلمہ جن نازک اور پرخطر حالات سے گزر رہی ہے ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بنیان مرموص بن جائے۔ اسلام اور مسلمان دشمن قوتیں مسلمانوں میں اختلافات کی خلیج پیدا کرنے کے لیے طرح طرح کی سازشیں کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے نہ صرف ہوشیار رہنا چاہیے بلکہ ان کے تدارک کے لیے اپنی جدوجہد میں کسی تساہل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام ہی ہماری قوت اور ہماری سر بلندی کا سرچشمہ ہے۔ اختلافات جب اٹھتے ہیں تو مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جاتے ہیں۔ اسلام دلوں کے قریب ہو تو ہمارے دل بھی قریب آ جاتے ہیں۔ اسلام جس قدر اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اسی قدر مسلمان اس نعمت سے محروم ہیں۔ حالانکہ اتحاد امت وقت کا اہم ترین تقاضا ہے جس کے بغیر ہم اپنے مسائل حل نہیں کر سکتے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ اتحاد کے سبب ہی ہم دنیا کے جلال و جمال کے مالک بن گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا واضح طور پر حکم آیا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ کہ ”اللہ تعالیٰ کی رسی (کتاب و سنت) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں فرقے فرقے نہ بن جاؤ۔“ اس میں نجات ہے اور انہی دو اصولوں پر امت میں اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور اس میں استحکام بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام کی تمام عبادات اتحاد کی مظہر ہیں جس سے اس کی اہمیت واضح ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ امت میں موجود خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں ملت بیضا کی یکجہتی اور مرکزیت کے لیے اپنی قوتیں صرف کر دینی چاہئیں اور اتفاق و اتحاد کی بنیادوں کو مضبوط و مربوط بنانے کے لیے کتاب و سنت کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالینا چاہیے۔ مقررین کانفرنس میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ!

بیت اللہ الحرام امت مسلمہ کا دینی و روحانی اور عقیدتوں کا مرکز ہے جہاں پورا سال اقصائے عالم سے اہل ایمان کھینچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو پر امن شہر قرار دیا ہے جہاں اس کے بسنے والوں کو ہر قسم کے خوف اور ڈر سے محفوظ رکھا ہے اور انہیں امن کی نعمت کے ساتھ ساتھ رزق کی فراوانی سے بھی نواز رکھا ہے۔ اس گھر کی عظمت و تقدس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت خود اپنی طرف کی ہے۔ فرمان الہی ہے کہ ﴿وَإِنْ طَرَفًا مِّنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الْعَالَمِينَ أَلْقَيْنَا فِي سُبُلِكَ مَلَكًا مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ فَأَنشَأْنَا فِيهَا لَكُمْ قَرْيَةً تَمْلِكُ لِلَّهِ عِلَقًا فِي الْأَرْضِ﴾ کہ ”میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔“ (الحج: ۲۶)

حرم پاک کے تقدس اور اہمیت کو دل و جان سے تسلیم کرنے والی امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ امت مسلمہ اسی لیے بہترین امت ہے کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے۔ اگر ہم اس حکم پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے معاشرے جرائم سے پاک ہو سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جو خون ریزی ہو رہی ہے جنگ و جدل اور بے سکونی کا عالم ہے، اگر ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو اپنا نصب العین بنالیں تو یقیناً ہماری زندگیوں اور معاشروں میں انقلابی اور صحتمند تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ سعودی عرب کو ایک عرصہ سے آل سعود کی قیادت میسر ہے۔ سعودی حکومت کی روز اول سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس اسلامی، رفاہی اور فلاحی مملکت کی بنیادیں مستحکم کی جائیں اور ترقی و عروج سے ہمکنار کیا جائے۔ ایک دنیا اس حقیقت کی معترف ہے کہ مملکت کے اس محل کو جس کی بنیاد شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی خادم الحرمين الشريفین سلمان بن عبدالعزیز آل سعود انہی خطوط پر گامزن ہیں اور عالم اسلام کو رشتہ وحدت میں منسلک کرنے، اتحاد امت کے فردغ و استحکام کے لیے اپنی مساعی جلیلہ بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع و تزئین کے لیے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں اور حجاج کرام کو بہترین سہولتیں دینے کے لیے مملکت کے شعبے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اب تو حجاج کرام اور زائرین کے لیے مکہ مکرمہ سے مدینہ الرسول ﷺ تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ سعودی عرب کی ہمہ جہت خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اسے ان سطور میں سمیٹا نہیں جاسکتا، اس کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔

اس امر سے سبھی آگاہ ہیں کہ پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ بڑے دیرینہ، دینی، برادرانہ اور محبت و اخوت

بشیر انصاری
مدیر اعلیٰ
ایم اے

☆ جناب پرفیسر ڈاکٹر عبد الغفور راشد
☆ جناب پرفیسر عبد الرحمن لہیانوی

مجلس
ادارت

اس شماره میں

- 1 درس قرآن و حدیث
2 ادارہ
4 احکام و مسائل
6 اسلام میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت (خطبہ حرم)
8 حملۃ المحرمین الشریفین من مصیم آل سعود
12 حج اتحاد امت کا مظہر اعظم
13 جب کفر کی ہوا اکفر مئی
14 حرمین شریفین کے لیے سعودی اقدامات
16 شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب
20 دفاع صحابہ کرام
24 منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل
25 اخبار الجراحہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زر منیجر کے نام لی جائے

پتہ ہفت روزہ "المیاحد" چوک المیاحد

(المعرفتي يوك) 106 براين روني 54000

فون: 042-37720257 فاكس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زرِ تعاون بچھنے کے لیے

①- میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
 ②- اونی U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
 ششماہی 350/- روپے
 بذریعہ وی بی پی 650/- روپے
 بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
 فی پرچہ 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "الشر پرنٹ ان" شاہ خالد ناؤن، جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کے رشتے قائم ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ تعلقات مزید مضبوط اور گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ سعودی قائدین تو پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ گزشتہ سال کے اوائل میں جب یمن کے حوثی قبائل نے سعودی عرب کے استحکام اور سالمیت کے لیے مسائل پیدا کر دیئے ابتدا میں تو حکومت پاکستان سعودی عرب اپنی فوج بھیجنے میں یکسو نہ تھی لیکن عوام کے دباؤ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین امیر محترم پروفیسر سینیئر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ اور ناظم اعلیٰ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم ایم این اے کی قیادت میں تحریک نے پورے ملک میں جلسوں ریلیوں اور اجتماعات کے ذریعے سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور حرین شریفین کی حفاظت کے لیے عزم بالجزم کیا اور کہا کہ حرین شریفین کے تقدس، عظمت اور تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ لاہور میں فقید المثال ریلی اور لاہور میں ہی ایک بڑے ہوٹل میں امیر محترم پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں علماء کنونشن منعقد کیا جس کے مہمان خصوصی امام کعبہ فضیلۃ الشیخ خالد الغامدی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جبکہ ملک کی دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی موجود تھے۔ سعودی عرب کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا گیا اور سعودی عرب میں اس اقدام کو بے حد سراہا گیا۔ اس پر حکومت کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنا پڑی۔ چنانچہ انہی دنوں وزیر اعظم میاں نواز شریف اور جنرل راجیل شریف بھی سعودی عرب پہنچے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ان کے وزراء سے ملاقاتیں کیں اور ضروری امور پر مشاورت کی۔ پھر نومبر میں جنرل راجیل نے سعودی عرب کا دورہ کیا اور اپنے عزم کا اعادہ کیا کہ سعودی عرب کی سالمیت کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان اور پاکستانی قوم بھی ساتھ دینے کے لیے تیار ہے۔ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے، سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی سلامتی اور ترقی کے لیے بھرپور تعاون کیا ہے۔ اسٹیج دھماکہ کے بعد جب پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد ہوئیں تو سعودی عرب نے ۵.۵ ارب ڈالر کا تیل مفت فراہم کیا۔ کسی بھی ارضی سادی آفٹ کے وقت متاثرین کی امداد اور بحالی کے لیے کسی تعاون سے گریز نہیں کیا۔ پچھلے ہی سال سعودی عرب نے بغیر طلب کے ڈیڑھ ارب ڈالر کا عطیہ دیا۔ سیاسی طور پر کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے موقف کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ اسی طرح پاکستان کے لاکھوں باشندوں کو سعودی عرب میں روزگار مہیا کر رکھا ہے۔ ہزاروں طلبہ حکومت سعودیہ کے وظائف پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے کل اخراجات اٹھا رکھے ہیں۔ نیز آزاد کشمیر میں بھی ایک بہت بڑی یونیورسٹی زیر تعمیر ہے جس کے اربوں ڈالرز کے اخراجات حکومت سعودیہ برداشت کرے گی۔ تعاون اور باہمی محبت و اخوت کے رشتے پاکستان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ دنیا میں بہت سے ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ تعاون و ہمدردی و ایثار کا سلسلہ جاری ہے۔ بقول شاعر۔

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

چلے کسی پہ خنجر ترپتے ہیں ہم امیر
آخر میں ہم تمام احباب جماعت سے گزارش کریں گے کہ وہ کانفرنس میں قافلوں کی صورت میں بروقت اسلام آباد پہنچ کر جماعتی و ابائی و ابائی دینی حیات اور اپنے روحانی و دینی مرکز حرین شریفین سے اپنی محبت و عقیدت کا ثبوت دیں۔ قائدین ایسے ہی موضوعات پر اپنے خیالات عالیہ کا اظہار فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ یہ کانفرنس تاریخی ثابت ہوگی۔

عالمی عظمت حرین کانفرنس اتحاد امت کا باعث ہوگی۔ امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر

اس وقت امت مسلمہ کو اتحاد کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مسلم ممالک میں امن و امان اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب امت میں اتحاد ہوگا۔ خانہ کعبہ امت کا روحانی مرکز اور قبلہ ہے لہذا ہم نے اتحاد کے لیے عظمت حرین شریفین کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جس میں مختلف ممالک سے وفود شرکت کریں گے۔ حرین شریفین دنیا بھر کے لیے امن کا باعث ہیں۔ جب تک حرین شریفین میں امن ہے دنیا بھر میں امن رہے گا۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ حرین شریفین کے امن کے لیے پوری امت مسلمہ متحد و متفق ہو۔ اسلام امن کا مذہب ہے۔ ہم اسلام کے پیغام امن کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کانفرنس کے سلسلہ میں شرکاء کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں سینیئر نائب امیر علامہ عبدالعزیز حنیف، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، امیر بلوچستان مولانا علی محمد ابوتراب، امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، امیر جہلم حافظ عبدالحمید عامر، امیر راولپنڈی سید عتیق الرحمن شاہ، امیر اسلام آباد حافظ مقصود احمد، چوہدری محمد یوسف سلفی، قاری ظہیر احمد ہزاروی، ناظم سیاسی امور خالد سیال اور ناظم رابطہ ایم این اے سلفی شامل تھے۔

خطے میں عدم استحکام پیدا کرنا بھارت کا ایجنڈا ہے، دہشت گردی ملک کا بڑا مسئلہ ہے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیئر پروفیسر ساجد میر برطانیہ کا دو ہفتے کا دورہ مکمل کر کے وطن واپس پہنچ گئے۔ ایئر پورٹ پر کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے جسے ہم متحد ہو کر ہی حل کر سکتے ہیں۔ سیاسی و عسکری قیادت میں اس حوالے سے یکسوئی موجود ہے۔ نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کے لیے جو بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں اسکے بہتر نتائج نکلیں گے۔ اس وقت تمام ادارے اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے تجبیہ ہیں کسی ایک ادارے کو دوسرے پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ پارلیمنٹ کا اپنا کردار ہے اور سیکورٹی اداروں کا اپنا۔ ہمیں بلیم گیم میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اس وقت ملک دشمن عناصر بیرونی طاقتوں کی مدد سے ملک کو کمزور کر رہے ہیں خصوصاً پاک چائنہ اکنامک کوریڈور پر بھارت کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ مودی سرکار نے بلوچستان میں اپنی مداخلت خود ہی تسلیم کر لی ہے کہ وہاں کے لوگ ہمارے شکر گزار ہیں۔ اس سے بھارت کا خبث باطن ظاہر ہو گیا ہے۔ خطے میں عدم استحکام پیدا کرنا اسکا ایجنڈا ہے لیکن قوم کسی بھی صورت بھارت کے مذموم مقاصد پورے نہیں دے گی۔

احکام و مسائل

جناب
سلطان
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سابقہ کابینہ میاں چمن خانہ پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

قبر پر قرآن خوانی

سوال

میت کو دفن کرنے کے بعد ہمارے ہاں قبر پر قرآن خوانی کا رواج ہے اسی طرح اپنے گھروں میں بھی ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی جاتی ہے اس کے متعلق شرعی کلمہ کیا ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب

عبادت اور حصولِ ثواب کے لیے جو کام رسول اللہ ﷺ نے نہ کیا ہو اور نہ ہی خیر القرون میں وہ کام کرنا ثابت ہو اسے بدعت کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کرے جو اس میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔“ (بخاری، الصلح: ۲۶۹۷)

دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی بھی اسی زمرے میں آتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اس کا کوئی رواج نہ تھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا کوئی حکم دیا۔ نیز خیر القرون میں کسی سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ دفن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ سے جو ثابت ہے وہ یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنے بھائی کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب ہوگا۔“ (ابوداؤد، الجنائز: ۳۲۲)

اسی طرح ایصالِ ثواب کے لیے گھر میں جمع ہو کر قرآن خوانی کرنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ ایک مسلمان کے لیے تو یہ حکم ہے کہ اسے جب کوئی مصیبت پہنچے تو صبر و استقامت کا مظاہرہ کرے اور زبان سے وہی الفاظ ادا کرے جو صبر کرنے والوں کا شعار ہے اور وہ یہ ہیں: [إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا] (مسلم، الجنائز: ۹۱۸) ”اے اللہ! ہم سب تیرے لیے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری اس مصیبت کا مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے بہتر بدلہ عطا فرما۔“

ہمارے رجحان کے مطابق میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی یا ایصالِ ثواب کے لیے قرآن پڑھنا یا پڑھانا بدعت کے زمرہ میں آتے ہیں جن سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ واللہ اعلم!

عمرہ کرنے سے پہلے حیض آنا

سوال

ہم دونوں میاں بیوی رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کے لیے سعودیہ گئے، الحمد للہ! ہم نے اپنا عمرہ مکمل کر لیا، لیکن زیارتِ مدینہ طیبہ کے بعد جب ہم نے بر علی سے دوسرے عمرہ کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا تو دورانِ سفر میری بیوی کو حیض آگیا، اب ہمارے ٹکٹ کنفرم ہیں، ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب

دین اسلام کی بنیاد آسانی اور سہولت پر ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے دین کے سلسلہ میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔“ (الحج: ۷۸)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔“ (البقرہ: ۱۸۵)

ان تمہیدی گذارشات کے بعد ہمارے نزدیک سوال میں مذکور الجھن سے نکلنے کے لیے حسب ذیل دو راستے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اختیار کیا جاسکتا ہے:

اس عورت کو چاہیے کہ وہ واپس وطن چلی آئے آئندہ جب کبھی موقع ملے تو عمرہ کرے چونکہ یہ نفلی عمرہ ہے اس لیے اس کی ادائیگی ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اسے بجالاؤ۔“ (مسند امام احمد: ج ۲ ص ۴۲۸)

اس حالت میں عمرہ کرنا اس کی استطاعت سے باہر ہے لہذا وہ واپس اپنے وطن آجائے۔

دوسری صورت عرب علماء کرام نے نکالی ہے کہ وہ مضبوطی سے لنگوٹ باندھ لے اور اسی حالت میں عمرہ مکمل کرے اس حالت میں بر بنائے ضرورت عورت سے دخول مسجد اور طواف کعبہ کے لیے حیض سے پاک ہونے کی شرط ساقط ہو جائے گی اصول یہ ہے: ”ضرورت کی بناء پر ممنوع چیز مباح ہو جاتی ہے۔“

اس عورت کو چاہیے کہ وہ اسی حالت میں طواف کعبہ کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی بھی بجالائے پھر اپنے سر کے تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے۔ دین

اسلام کی آسانی اور سہولت کا یہی تقاضا ہے۔ واللہ اعلم!

طواف وداع کے بعد خریداری

سوال میں نے رمضان المبارک سے پہلے عمرہ کیا، واپسی سے پہلے میں نے طواف وداع کیا اور بازار سے کچھ خریداری بھی کی، اب کچھ دوستوں کا کہنا ہے کہ طواف وداع کے بعد اپنے گھر روانگی ہونا چاہیے، خریداری وغیرہ میں مصروف ہونا صحیح نہیں۔ رہنمائی فرمادیں۔

جواب عمرہ کرنے کے بعد طواف وداع کرنا ضروری نہیں ہاں اگر کوئی کر لے تو بہتر اور افضل ہے لیکن اس کے بغیر عمرہ کرنے والے کا عمرہ مکمل ہے البتہ حج کرنے والے کے لیے طواف وداع کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بیت اللہ کا طواف وداع کیے بغیر کوئی شخص اپنے گھر روانہ نہ ہو۔“ (مسلم المناسک: ۱۳۲۷)

رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ خطاب حجاج کرام کے لیے تھا، طواف وداع کرنے کے بعد اگر کسی کو کوئی چیز خریدنے کی ضرورت پڑے تو خریداری کر سکتا ہے اس کے متعلق کوئی ممانعت نہیں۔ اگر خریداری کرنے میں طویل مدت صرف ہو جائے تو ازراہ احتیاط دوبارہ طواف وداع کرے اگر عرف عام کے مطابق وہ مدت دراز نہیں تو دوبارہ طواف وداع کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال عمرہ کرنے والے پر طواف وداع ضروری نہیں، اگر کسی نے یہ طواف کر لیا ہے اور اسے کسی چیز کو خریدنے کی ضرورت پڑی ہے تو وہ خریداری کر سکتا ہے اس میں چنداں حرج نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی دم یا تاوان پڑتا ہے۔ واللہ اعلم!

مشرکہ قربانی کرنے والوں پر پابندی

سوال میرا خاندان فوت ہو چکا ہے، میرا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے، ہم سب ایک ہی گھر میں رہائش رکھے ہوئے ہیں۔ ہم ہر سال قربانی کرتے ہیں۔ عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن نہ کاٹنے کی پابندی کن کن پر ہے وضاحت کریں۔

جواب جس مسلمان نے قربانی کرنا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ عید کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی دینا چاہے تو وہ اپنے بالوں اور جسم سے کچھ نہ اکھاڑے۔“ (مسلم المناسک: ۱۹۷۷)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی دوسری روایت میں ہے: ”جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی دینا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے کچھ نہ کاٹے۔“ (مسلم المناسک: ۱۹۷۷)

ان روایات کا مطلب یہ ہے کہ جس نے قربانی کرنا ہے اسے چاہیے کہ چاند نظر آنے کے بعد اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے، گھر کے تمام افراد کی طرف سے ایک قربانی کافی ہوتی ہے گویا وہ سب قربانی میں شریک ہوتے ہیں اور وہ قربانی کرنے والے شمار ہوتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ قربانی کے لوازمات کو پورا کریں اور ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹیں۔ واللہ اعلم!

قربانی کرنے والی عورت کے لیے تسھی کرنا

سوال میں نے قربانی کرنا ہے، اگر میں دس دن تک بالوں میں تسھی نہ کروں تو مجھے شدید دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیا شرعی طور پر مجھے ان دنوں میں اپنے سر میں تسھی کرنے کی اجازت ہے؟

جواب بلاشبہ جس نے قربانی کرنا ہے وہ جسم سے کسی قسم کے بال نہیں کاٹ سکتا، وہ نہ تو اپنے بال مونڈھ سکتا ہے اور نہ ہی کاٹ سکتا ہے۔ نیز اسے بال صفا پاؤ ڈر بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ ان سب کاموں کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں کہ وہ غسل نہیں کر سکتا اور بالوں کو دھو نہیں سکتا، اس بناء پر وہ عورت نہا سکتی ہے اور بالوں کو تسھی کر کے انہیں سنوار سکتی ہے۔ اس دوران اگر بلا ارادہ کچھ بال گر جاتے ہیں تو کوئی حرج نہیں، دین اسلام میں اس قدر سختی نہیں۔ بہر حال جس عورت نے قربانی کرنا ہے وہ غسل کر سکتی ہے، اپنے بالوں کو دھو کر ان میں تسھی کر سکتی ہے، انہیں تیل لگانے اور سوارنے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم!

اسلام میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت

امام محمد بن
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر علی الحذیفی

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہودی اور عیسائی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے جب کہ میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔“ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ساتھ خواہشات یوں پھیلیں گی جیسے باؤلے کتے کا کاٹنا آدی کو پاگل کر دیتا ہے اور اس بیماری کا اثر اس کی ہر رگ اور جوڑ میں سرایت کر جاتا ہے۔“ (احمد، ابوداؤد)

باؤلے کتے کے کانٹے سے آدی کو ایک ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ جس کے بے قابو ہونے سے آدی ہلاک ہو جاتا ہے، خواہشات کی بھی یہی مثال ہے۔

حق ہی وہ بنیاد ہے جو اختلاف آراء کو ایک دھارے میں رکھ سکتی ہے اور مسلمانوں کو صحیح رخ اور صراطِ مستقیم پر صرف قرآن و سنت ہی چلا سکتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْيُسْطَىٰ هِيَ أَقْوَمُ وَيُسِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا

کبیر﴾ (بنی اسرائیل: ۹)

”حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔“

جبکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے احسن بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی ہے، سب سے برے امور وہ ہیں جو نو ایجاد ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔)

چنانچہ دلوں کو حق، ہدایت، اخلاص اور راستی پر صرف قرآن اور سنت جمع کر سکتے ہیں اور دلوں میں شر اور باطل کی

آئے گی۔ ایک فتنہ نمودار ہوگا تو مومن کہے گا کہ یہ میری تباہی ہے پھر وہ چھٹ جائے گا اور ایک دوسرا نمودار ہوگا تو مومن کہے گا کہ ”یہ تو وہی ہے۔“ چنانچہ جو شخص جہنم سے محفوظ رہنے اور جنت میں داخلہ پانے کی خواہش رکھتا ہو، تو چاہئے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک اپنائے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔“ (مسلم)

یاد رکھو کہ تمام خواہشات باعثِ شر ہیں اور اختلاف و تفریق کا راستہ امتِ اسلامیہ کے دین اور مصلحتوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ جس سے امت کی قوت کمزور پڑتی اور اس کی جمعیت بکھرتی ہے۔ اختلاف کے راستے پر چلنے سے حقائق الجھ جاتے ہیں اور ہر کسی کے لئے واضح نہیں رہتے چنانچہ بعض اوقات حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیا جاتا ہے جبکہ گمراہ کن فتنوں سے بچنے کا راستہ صرف یہی

یاد رکھو کہ تمام خواہشات باعثِ شر ہیں اور اختلاف و تفریق کا راستہ امتِ اسلامیہ کے دین اور مصلحتوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ جس سے امت کی قوت کمزور پڑتی اور اس کی جمعیت بکھرتی ہے۔ اختلاف کے راستے پر چلنے سے حقائق الجھ جاتے ہیں۔

ہے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھاما جائے اور اختلافی و مخفی امور میں اہل علم سے سوال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختلاف اور خواہشات میں الجھنے سے خبردار کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا دِينُنَا دِينُكُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُنْتُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (الانعام: ۱۵۹)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو کھڑے کھڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے ہمیں گزشتہ لوگوں کے اعمال سے چونکا رہنے کیلئے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کی امت بھی اختلاف کا شکار ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حمد ثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ نے امتِ اسلامیہ کے پہلے حصے میں عافیت رکھی تھی کہ ان لوگوں کے دل حق پر متحد تھے، وہ حق کو تھامے ہوئے تھے اور حق ہی کی حمایت کیلئے کمر بستہ رہتے تھے، ہر باطل اور بدعت سے بیزار تھے، اللہ کے ناپسندیدہ امور سے دامن کش رہتے، ہمیشہ باقی رہنے والے گھر یعنی آخرت کی رغبت رکھتے اور فانی دنیا سے منہ موڑے ہوئے تھے کہ جس کی طرف صرف ایک فریب خوردہ شخص ہی مائل ہوتا ہے اور جس سے سوائے ہلاکت زدہ کے کوئی عزت نہیں چاہتا۔

کیا تمہارے لئے گزشتہ زمانے عبرتوں اور نصیحتوں سے بھرپور نہیں ہیں؟ انہیں کس قدر لمبی عمریں عطا کی گئیں، سامانِ عیش و عشرت سے نوازا گیا اور پھر انہوں نے حرام امور کا دیدہ دلیری سے ارتکاب کیا تو انہیں دنیا

کی رنگینوں اور رعنائیوں سے یکسر محروم کر دیا گیا، پھر حسرتیں ان کا مقدر بنیں اور اپنے برے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنے کیلئے ایک ایسے گھر منتقل ہو گئے جسے انہوں نے نیک اعمال سے آباد

نہیں کیا تھا چنانچہ اللہ نے انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کیا اور پروردگار کی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔

ان لوگوں میں سے تھوڑی سی تعداد ایسی بھی تھی جنہوں نے نیک اعمال کی راہ اپنائی چنانچہ بے پناہ پاکیزگی اور سلامتی والے مالک کے پاس چلے جانے کے بعد ان کا مقام انتہائی عمدہ رہا۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس امت کے آخری حصے کو قرآن اور سنت سے اعراض کرنے، خواہشات میں الجھ جانے اور دنیا کو ترجیح دینے کے سبب آزمائشیں آگھیریں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے اس امت کے ابتدائی حصے میں عافیت رکھی ہے اور اس کے آخری حصے پر آزمائش

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲-۱۰۳)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔“

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کیلئے قرآن عظیم کو ہابرکت بنائے اور مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات اور ذکر حکیم سے اور سید المرسلین ﷺ کی سیرت سے فائدہ پہنچائے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

اتباع پر کاربند رہو اور بدعت سازی سے بچو۔ تب
 ہی کو اللہ صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے اور روزِ قیامت
 اسے صالحین کے ساتھ جنت میں جمع کرے گا۔ اللہ کا
 فرمان ہے:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ

نفرت حق اور اہل حق کی محبت ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے، ”اس امت کے آخری حصے کا سدھار اسی شے سے ممکن ہے جس سے اس امت کا پہلا حصہ سدھرا تھا اور جو بات نبی کریم ﷺ کی زندگی میں دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔“

امت اسلامیہ ساری کی ساری گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی، موجودہ دور میں رنگا رنگ خواہشات اور آراء سامنے آ رہی ہیں، اختلاف پھیل چکا ہے، اس کے اثرات اور نقصانات مسلمانوں کی کمزوری اور تفریق کی صورت میں نمودار ہو رہے ہیں، اس طرح تعلقات یا تو ٹوٹ چکے ہیں یا کمزور پڑ گئے ہیں۔

ان حالات میں ہر خیر خواہ یہ سمجھتا ہے کہ امت کو اپنی بیماریوں کے علاج کیلئے اپنے نبی محمد ﷺ کی سیرت کو مضبوطی سے تھامنا چاہئے اور اسے چاہئے کہ مذموم اختلاف سے دور رہے اور اس اعلیٰ تر محمدیہ اور برتر ہدف کو حاصل کرنے کا راستہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قرآن اور سنت رسول ﷺ پر ایمان لایا جائے۔ ان کی تفسیر و توضیح پر اتحاد رائے اپنایا جائے اور عمل صالح کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے کیونکہ اکثر و بیشتر اختلاف کی بنیاد تعبیر و تفسیر ہی بنتی ہے۔ امت قرآن و حدیث کی ایک تعبیر و تشریح پر متحد ہو جائے گی تو ان کے مابین تفریق کی بنیاد بننے والا اختلاف ختم ہو جائے گا اور وہ جائز اختلاف باقی رہے گا جو دلوں کو جوڑتا اور عمل پر ابھارتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر و توضیح فرمائی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لَتُبَيِّنَ
لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(النحل: ٢٢)

”پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور اب یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کے لیے اتاری گئی ہے، تاکہ لوگ (خود بھی) غور و فکر کریں۔“

جبکہ صحابہ نے تابعین کے لئے اور تابعین نے بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے اس کی تفسیر و توضیح بیان کی۔ کیونکہ لغت تو معانی کا ایک ایسا برتن ہے جو

الْعَظِيمُ ﴿التوبة: ١٠٠﴾

”وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لپیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔“

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص تم میں سے زندہ رہا، وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا چنانچہ تم میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور اسے اپنے دانتوں سے تھام لینا، نئے نئے امور سے بچنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی)

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام اچھا بنانا دے اور اے اللہ! ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اے رب العالمین! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے
فوت شدگان کو معاف فرما۔ اے اللہ! ان کی قبریں منور
فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! ہمیں اور تمام
مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام! اپنے دین، اپنی کتاب، اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! تمام مسلمانوں کو حق کی بنیاد پر متحد فرما۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام! اے ارحم الراحمین! تمام مسلمانوں کو اپنی رضا پر متحد فرما۔

اے اللہ، ذوالجلال والاکرام! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بخش دے یقیناً تو بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ! ہماری فریادیں فرما، اے اللہ! ہماری فریادیں فرما۔ اے اللہ، اے الرحمہ الرحیم! ہماری فریادیں فرما۔ آمین!



عديّل احمد آزاد

باحث ومقدم فى قناة بيفام
لاهور باكستان

حمايۃ الحرمین الشریفین من صميم آل سعود

سعود فيما يتعلق بالحرمين الشريفين، نراها منتسمة الى ثلاثة مراحل منذ أن نشأت الدولة السعودية الأولى على يد الإمام محمد بن سعود باتفاقه مع الإمام الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمهما الله تعالى، مروراً بالدولة السعودية الثانية التي تأسست على يد الإمام تركي بن عبد الله رحمه الله، ووصولاً الى الدولة السعودية الثالثة التي وحدها الإمام الملك المؤسس عبد العزيز بن عبد الرحمن الفيصل آل سعود رحمه الله، مؤيدة بأصحاب المخلصين ما زالوا يؤيدونها ويناصرونها، تطبق شرع الله، وتسير على منهج أهل السنة والجماعة، ذلك المنهج الواضح الذي لا لبس فيه ولا عوج، لأنه منهج رسول الله -صلى الله عليه وسلم- وصحابته الكرام، ومن تبعهم من التابعين وأئمة الإسلام.

يُضاف إلى ذلك: الاستقرار، والطمأنينة، ورغد العيش، والذي نُغبط عليه من القريب والبعيد، والصديق والعدو، والقاصي والداني. المؤسس الآخر، الملك عبد العزيز -رحمه الله- صاحب الأيادي البيضاء، والمجد التليد، الذي بذل نفسه وولده وماله من أجل إعلاء كلمة التوحيد، وترسيخ المعتقد الصحيح والمنهج السليم، وتطبيق شريعة الله، وتنفيذ حدوده وأحكامه، وتبديد سحب الظلام، وانكشفت بإذن الله الغمة، وانفرجت الكربة، واطمأن الحاج، وتوسعت

ومن أجل هذا وذاك كله يجب على كل ابن من أبناء هذه البلاد أن يعتز ويفتخر، ويسخر جهده ووقته لخدمة دينه وعقيدته ووطنه، وإن كلفه ذلك الغالى والنفيس، وأن يعتقد اعتقاداً جازماً، ويقتنع اقتناعاً تاماً بأن أيامها كلها -ياذن الله- أيام عز ومنعة وأجناد لا تقف عند حد، ولا يؤثر فيها كبيرة ولا صغيرة.

وإن كل ما تقوم به هذه الدولة المباركة (المملكة العربية السعودية) مما يخدم ضيوف الرحمن تقدمه بنفس راضية مرتاحة، لا تقصد منه رياءً وسمعة، وإنما تقصد به وجه الله وخدمة الإسلام

وإن كل ما تقوم به هذه الدولة المباركة (المملكة العربية السعودية) مما يخدم ضيوف الرحمن تقدمه بنفس راضية مرتاحة، لا تقصد منه رياءً وسمعة، وإنما تقصد به وجه الله وخدمة الإسلام. والمسلمين.

والمسلمين فوق كل أرض، وتحت كل سماء، ولذلك هي مستمرة فى بذل كل ما يستطيع من أجل تسهيلها وتيسيرها أمور الحج وأكثر ما تقوم به فى هذا المجال يتم بهدوء وصمت مما يجعل الأعمال هى التى تتحدث، حيث إن كثيراً من الناس لا يعلمون عن المشروعات الكبيرة والضخمة فى الحرمين الشريفين أو المشاعر المقدسة حتى تصبح واقعاً حياً يستفيد منها الحجاج والمعتمرون وزوّار مسجد رسول الله -صلى الله عليه وسلم-.

وحينما نتحدث عن تاريخ خدمات آل

الحمد لله رب العالمين، الرحمن الرحيم، مالك يوم الدين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء وخاتم المرسلين، وعلى أهل بيته أمهات المؤمنين، وآله الغرّ ميامين، وأصحابه البررة المقرّبين، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، وبعد:

التأمل لتاريخ بلاد الحبيبة المباركة المملكة العربية السعودية - بلاد الحرمين الشريفين - يرى ويلاحظ على ما يسره، ويثلج صدره، وتقر به عيناه، ويجعله متفائلاً، يتطلع إلى المزيد والمزيد من العطاء والنماء، والتقدم والرقى؛ لأنها بلد العقيدة الصحيحة، والمنهج السليم، بلد الأمن والأمان،

والطمأنينة، والاستقرار، وتطبيق شرع الله، ورغد العيش، وتنفيذ أحكامه وحدوده، لا يُعرف لها نظير فى جميع بلدان العالم فى ذلك، قرية كانت أو بعيدة.

هذه البلاد فى ازدهار، وعزة ومنعة، وقوة وثبات لا غرابة فى ذلك ما دام أن الولاة يسلكون وينطلقون فى حكمهم وأحكامهم، ومعاملاتهم و مراجعاتهم و معادلاتهم وتصرفاتهم ومواقفهم، من المصدرين الصافيين للإسلام: كتاب الله وسنة رسوله - صلى الله عليه وسلم -، وما كان عليه السلف الصالح لهذه الأمة (عقيدة، وشريعة، ومنهجاً، وأخلاقاً) والتى لا عز ولا نصر ولا تمكين إلا بالأخذ بها والسير على نهجها وهداها.

بالرجال، فالحق يبقى والرجال يموتون، والحق يعلو ولا يُعلَى عليه، مهما طال الزمن، ومهما كثر الأخذ والعطاء، والقليل والقال؛ لأنه في النهاية لا يصح إلا الصحيح ولا يمكن في الأرض إلا ما ينفع الناس وأما الزبد فيذهب جفاءً.

ومن يريد معرفة الحق والحقيقة ويتميز بالموضوعية، ويبحث عن الحق وميزانه القسط والعدل، ليدرك إدراكاً تاماً وقاطعاً، ويعتقد اعتقاداً جازماً أنه لا يمكن أن يقوم بهذه الأعمال، ويؤدي هذه الخدمات الهائلة للحجاج، أمنية كانت، أو صحية، أو سكنية، أو غذائية، أو نقلية، أو غيرها سوى هذه البلاد، بل لا أكون مبالغاً إذا قلت: إن ذلك لا يستطيعه ولا يمكن أن تقوم به جميع

البلدان الإسلامية مجتمعة على ما هي عليه الآن- مهما قيل ورُدد، وأُعيد وأُزِيد، ومهما نَعقُ الناعقون، وزيف المزيفون، وأرجف المرجفون، وبهرج

وتتشكل وتلون الحاسدون المغرضون-

وكما قال خادم الحرمين الشريفين سلمان بن عبد العزيز -حفظه الله- في كلمته الموجهة بعد الحادثة في المنى:

”إخواني وأبنائي منسوبي القوات العسكرية بقطاعاتها كافة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

أهنتكم وإخواني المواطنين وحجاج

بيت الله الحرام بعيد الأضحى المبارك،

سائلاً المولى عز وجل أن يعيده على

بلادنا وعلى الأمة الإسلامية بالخير

واليمن والبركات، وأعزى نفسى

وأعزىكم وحجاج بيت الله الحرام فى

ضحايا حادث التدافع الذى وقع صباح

هذا اليوم بمنى، كما أعزى ذويهم،

سائلاً المولى سبحانه وتعالى أن يتقبلهم

دقيقة زمانية ومكانية، وكثير ممن حج هذه السنة يشئ على التنظيم والترتيب، وعدم التعطل والتأخير.

وكل ما ذكرنا ليس فقط بالكلام والعواطف بل بالأدلة القاطعة، و البراهين الساطعة، والنصوص الثابتة، والعبارات الصريحة، والروايات الجليلة و القطعية، والشواهد الحاضرة، والأفعال المتحدثة والخدمات الهائلة لا يمكن جوابها أبداً حتى يلجل الجمل فى سَم الخياط.

بعض الناس ينقصون فى المملكة العربية السعودية و يعيون عليها، و فى الحقيقة هم انما رأس مالهم البهت والتكذيب و الكذب يتكلمون كلاماً ضخماً من فم صغير قبل روافض الايرانيين واللبنانيين-

بعض الناس ينقصون فى المملكة العربية السعودية ويعيون عليها، وفى الحقيقة هم انما رأس مالهم البهت والتكذيب والتكذب يتكلمون كلاماً ضخماً من فم صغير قبل روافض الايرانيين واللبنانيين

أغراضهم و هدفهم و مقاصدهم وعقيدتهم

انكار ما كان ثابتاً على ما كان ثابتاً

طعن على أصحاب محمد -صلى الله

عليه وسلم-

ايمان على تحريف القرآن وتغييره

لسانهم تجرى للشتم والسباب--

تمثلت قول الشاعر:

ولقد أمر على اللثيم يسبى

فمضيت ثم قلت لا يعينى

ولذلك فإنه يجب على المسلم أن يتعد

عن هذه الأمور المضلة كل البعد، وأن يفر

منها فراره من الأسد والنار؛ لأنها معدية

ومحرقة، ومهلكة، تورث الحقد والبغضاء،

وتوجد الشقاق والنزاع، وتشعل الفتنة

وتوقظها، وتزرع القلاقل والاختلاف. ولنعلم

أن الرجال يعلقون بالحق، وليس يعلق الحق

الدنيا على المحتاج، وانحسر أهل الشر والفساد، وفَرَّ الأشرار وأرباب العناد، واندحر أصحاب الجور والهوى والشهوة والشبهة، وفاح عبق المعتقد الصحيح المتمتج بسلامة المنهج فى كل شبر من بلاد الحبيبة، حتى صار مسكاً فواحاً، وغبراً صдахاً، وروحاً وريحاناً.

ومما يدهش الإنسان المسلم حاجاً كان أو زائراً ما هى من وسائل النقل المتنوعة والمختلفة والتميزة وفى مقدمتها قطار المشاعر بكل ما جهز به من وسائل تقنية وحديثة وأساليب متقدمة وتشغيل فى دقيق ومتابع مما يسهل على حجاج بيت الله تأدية مناسكهم والتنقل بين المشاعر براحة وطمأنينة، وغير ذلك من الأعمال والجهود

والخدمات الجليلة والدقيقة، الكبيرة والصغيرة التى لا يمكن الإحاطة بها أو ذكرها.

كل ذلك لخدمة الحرمين الشريفين، وحجاج بيت الله

الحرام وزوار مسجد رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، فلقد قامت حكومة خادم الحرمين الشريفين الملك سلمان بن عبد العزيز - حفظه الله - بتوفير الأجواء المناسبة، وتهئية الخدمات، وتيسير الأمور لراحة الحجاج.

وقد رأى الناس فى حج العام السابق ما يثلج الصدر، وترتاح له النفس، وتقر به العين، ويلهج بسببه اللسان بالدعاء لمن قاموا به وعملوه، وتابعوه وحرصوا أشد الحرص على بذل الجهود والإمكانات المادية والمعنوية من أجل إنجاحه وإظهاره بالصورة المطلوبة والمرغوبة.

وقد جاء سهلاً، منظماً، مرتباً، متسلسلاً، ناجحاً نجاحاً باهراً، منضبطاً فى حركة سياراته ومشاته، ومراقبته مراقبة

من الشهداء، وأن يمن على المصابين بالشفاء العاجل، إن هذا الحادث المؤلر الذى وجهنا الجهات المعنية بالتحقيق فى ملاسباته، والرفع لنا بالنتائج فى أسرع وقت ممكن لا يقلل مما تقومون به من أعمال جليلة لخدمة ضيوف الرحمن ليؤدوا مناسكهم بيسر وراحة وسكينة، وبغض النظر عما يظهر من نتائج التحقيقات فإنّ تطوير آليات وأساليب العمل فى موسم الحج لروى تتوقف إن شاء الله،

والحقيقة أن كل المخلصين يشهدون أن المملكة العربية السعودية تقوم بجهود جبارة، والله تعجز عنها أى حكومة فى العالم فى خدمة الحرمين الشريفين، فملايين

الحجاج والمعتمرين ينعموا بنعمة الأمن، ويعبدون الله بحرية وطمأنينة، وتذلل لهم كل الخدمات بما يفوق الوصف، وولاة الأمر - وفقهم الله - لا يدخرون وسعاً فى التخطيط والتجديد فى كل ما يخدم الحجاج والمعتمرين.

إن المتأمل للمشاعر المقدسة يرى أموراً عجباً من حيث وعورة التضاريس وصعوبتها، وتكدر المناخ وتغيره، جبال شاهقة، وأودية ضيقة، وطرق وعرة، وحر شديد، وشمس محرقة، وإذا انضاف إلى ذلك العدد الهائل، والجم الغفير من الحجاج، الذين يعدون بالملايين، يزداد العجب والاستغراب، كيف يكون هذا؟ وهل هو ممكن؟

تلك الجهود العظيمة المبذولة التى تقوم بها المملكة العربية السعودية التى لا حدود لها، ذُلت تلك الصعاب، ورُوِّضت تلك الأماكن، فأصبحت مكاناً سهلاً ميسراً آمناً

مطمئناً، يجد فيه الحاج رفاهية، ويصل إلى غرضه، ويحقق رغبته، ويؤدى مناسكه براحة وطمأنينة وخضوع وتذلل وخشوع.

وأين القسط والعدل تَمَن يتعامى عن حسنات كالجبال لقادة هذا البلد؟ وعن جهود تنوء بحملها الرؤوس الثقال؟ ومنجزات ومكتسبات لا تستوعبها لغة الأرقام؟ ونعم لا تعد ولا تحصى؟

و كيف ننسى هناك علاقة أخوية حميمة بين باكستان و المملكة العربية السعودية بداية عام 2016 أجريت سلسلة من اللقاءات رفيعة المستوى بين القيادة السياسية والأمنية السعودية ونظيرتها الباكستانية، وقد أكد الجانب الباكستانى فى هذه اللقاءات حرص بلادهم والتزامها

جمعية اهل الحديث المركزية اكدت و اعلنت فى اكثر مواقع فى باكستان عن حملة وطنية فى جميع مدن وانحاء باكستان لإبداء التضامن والوقوف مع السعودية فى الدفاع عن امن الحرمين الشريفين

بالحفاظ على أمن وسيادة المملكة العربية السعودية، وهو تأكيد ليس بجديد نظراً للعلاقات الاستراتيجية التاريخية بين البلدين. ومع ذلك، تفرض التغيرات المستمرة فى المنطقة تحديات جديدة أمام البلدين فى طريق تعزيز علاقتهما الاستراتيجية فى ظل الفوضى بالمنطقة.

وللوقوف عند طبيعة العلاقة التاريخية بين البلدين، كتب الباحث الاستراتيجى د. يوتال جوزنسكى، من مركز أبحاث الأمن القومى الإسرائيلى، أنه على مر العقود السابقة أظهرت باكستان استعداداً لتقديم المساعدة للمملكة العربية السعودية. وتبدى ذلك فى سياق الدعم الذى قدمته باكستان للمملكة فى حادثة احتلال الحرم المكى الشريف عام 1979 على يد مسلحين، كما

نشرت باكستان قواتها لحماية السعودية أثناء حرب إيران والعراق.

ومن الناحية الاقتصادية، تربط البلدين علاقة وطيدة أيضاً، فقد ازداد حجم التجارة بينهما فى السنوات الأخيرة بقيمة تقدر اليوم بـ 5 مليارات دولار. كما أن عدد العمال الباكستانيين فى المملكة يزداد بشكل مستمر، فهناك اليوم أكثر من مليون ونصف باكستانى يرسلون لعائلاتهم سنوياً 3 مليارات دولار تقريباً.

وقال رئيس الوزراء الباكستانى ميان محمد نواز شريف وأيضاً قائد الجيش الباكستانى الجنرال رحيل شريف عدة مرات:

"سيقف الشعب الباكستانى دائماً مع الشعب السعودى ضد أى تهديد لسيادة المملكة ووحدة أراضيها".

وجمعية أهل الحديث المركزية الباكستانية من جمعيات الرائدة

فى العالم الاسلامى- كانت الجمعية تتحالف مع المملكة السعودية العربية مطلقاً على أن العناية ببيت الله الحرام والمشاعر المقدسة، فى مكة المكرمة التى كرمها الله إذ جعل بيته الحرام فيها، والمسجد النبوى الشريف فى المدينة المنورة التى هى من أحب البقاع إلى الله، والاهتمام ببيوت الله داخل البلاد وخارجها، والحرص على تشييدها وتوسعتها وصيانتها وأعمارها وتهيتها للعبادة، لا شك أن ذلك كله يعد من صميم آل سعود والمملكة العربية السعودية.

جمعية اهل الحديث المركزية اكدت و اعلنت فى اكثر مواقع فى باكستان عن حملة وطنية فى جميع مدن وانحاء باكستان لإبداء التضامن والوقوف مع السعودية فى الدفاع عن أمن الحرمين الشريفين.

رئیس جمعیۃ اہل الحدیث مرکزیہ
عضو مجلس الشیوخ الباکستانی السیناتور
ساجد میر والأمين العام لجمعیۃ اہل
الحدیث مرکزیۃ عضو البرلمان الوطنی
الباکستانی الشیخ الدكتور عبدالکریم قادر
بخش ونائب رئیس جمعیۃ اہل الحدیث
عضو مجلس الفكر الإسلامی الباکستانی
الشیخ علی محمد أبو تراب أوضحوا أن
علماء وشعب باكستان يقفون مع المملكة
فی مكافحة الإرهاب، ویؤیدون كل ما
تتخذہ من إجراءات وقرارات لحماية أمنها
وأمن الحرمين الشريفین

وأكدوا أن الهجوم الإرهابی الذي وقع
بجوار المسجد النبوی فی شهر رمضان، يدل
على أن الإرهاب تجاوز كل الحدود، وقد حان
الوقت لكی تقف الأمة الإسلامیة فی وجه
العناصر والتنظیمات الإرهابیة.

وبین السیناتور ساجد میر أن جمعیۃ
اہل الحدیث مرکزیۃ ستقود حملة وطنية فی
جميع أنحاء باكستان بعقد مؤتمرات وندوات
وتنظیم مسيرات لإبداء التضامن مع
المملكة، وإبراز أهمية الدفاع عن أمن بلاد
الحرمین الشريفین، والتصدی للقوى
الإقليمية والدولية التي تتآمر ضد بلاد
المسلمین.

ولاشك فی ذلك أن الشعب الباکستانی
یدين التدخلات الإيرانية فی شئون الدول
الإسلامیة، ویعد إيران دولة راعیة للإرهاب
تعمل على إضعاف الأمة الإسلامیة من خلال
التدخل فی شئون الدول الإسلامیة.

واستنكر علماء وشعب باكستان
لموقف إيران الرامی إلى تسییس فريضة
الحج من خلال وضع العراقيل أمام التوصل
إلى اتفاق نهائی ينظم قیام الحجاج الإيرانيین
بأداء فريضة الحج للموسم القادم، ویقدرون
الجهود الكبيرة والتسهيلات العديدة التي

تقدمها حكومة خادم الحرمين الشريفین من
أجل رعاية حجاج بيت الله الحرام
والمعتمرین والزائرین للأماكن المقدسة فی
المملكة العربیة السعودیة انطلاقاً من
واجبها ومسؤولیتها فی خدمة الحرمين
الشريفین.

و الأمين العام لجمعیۃ اہل الحدیث
المرکزیۃ عضو البرلمان الوطنی الباکستانی
الشیخ الدكتور عبدالکریم قادر بخش
یتحدث معنا فی البرنامج "TimeLine" علی
قناة بیغام وفی أثناء الحوار هو یستنکر
المحاولات الإيرانية المهادنة إلى تسییس
فريضة الحج، واستغلالها للإساءة إلى
المملكة العربیة السعودیة.

اللیل بییت و أريد كتابة المزيد ولكن
لا يمكن من أجل التیئذ۔ فله الحمد
ماكل ما یتمنى المرء مدرکه
تجری الرياح مالا تشهى السفن
أسأل الله العلی العظیم أن یوفقنا لما
یحبه ویرضاه.

بقیہ محمد بن عبدالوہاب

کی تائید نہیں کرتے، چونکہ سید احمد بریلوی کی ابتدائی
زندگی اس زمانہ میں گزری جبکہ شیخ محمد کی تحریک صرف نجد تک
محدود تھی اور یہ لوگ ابھی عالمی سطح پر نمودار نہیں ہوئے تھے۔

سید احمد ۱۸۲۱ء میں سفر حج کے لیے گئے تھے اور
۱۸۳۲ء میں واپس آ گئے حالانکہ شیخ محمد بن عبدالوہاب
۱۷۹۲ء میں وفات پا چکے تھے۔ چنانچہ سید احمد کی شیخ سے
ملاقات یا ان سے متاثر ہونے کا سوال ہی خارج از بحث ہے۔
اگر یہ مؤرخین کے مطابق سید احمد شہید کو سفر حج
میں علماء عرب نے نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا
اور مولانا عبدالحی مرحوم نے وہاں کے علماء کی درخواست پر
صراط مستقیم کا عربی میں ترجمہ کیا اور کئی نسخے شائع کر کے
تقسیم کیے۔

یہ امر بھی توجہ طلب ہے کہ سید احمد کے سفر حج کے

وقت بلاد مقدسہ ترکوں کے قبضہ میں تھے، شاہ سعود کے
بیٹے عبداللہ نے ۱۸۱۸ء میں ابراہیم پاشا سے شکست کھائی
تھی اور اسے گرفتار کر کے قسطنطنیہ بھیج دیا گیا تھا، جہاں
بعد میں سخت سزائیں دے کر قتل کر دیا گیا۔ نجدی
دارالحکومت لوٹ لیا گیا تھا اور آگ لگا دی گئی تھی۔ اس
طرح تحریک کا پہلا دور ختم ہو چکا تھا اور تمام نجدی شہ کی
نظر سے دیکھے جاتے تھے اور ان کی موجودگی ناقابل
برداشت خیال کی جاتی تھی، اس لیے سید احمد کے ان سے
ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں سید احمد شہید
اپنے سفر حج سے قبل مروجہ سماجی و دینی صورت حال کا
مقابلہ کرنے کا عزم کر چکے تھے اور غیر ملکوں سے جہاد
کے لیے تیاری کر چکے تھے۔ صراط مستقیم اس پر شاہد ہے۔

قدر مشترک

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا دراصل ان تحریکوں کی
ابتداء کے وقت ان دونوں ملکوں کی مذہبی و سماجی حالت
ایک جیسی تھی۔ دونوں ملکوں میں شرک و بدعت عام تھا اور
بائنان تحریک بھی ذہنی طور پر توحید خالص پر کاربند تھے۔
قرآن و حدیث کی سادہ تعلیم کو رواج دینا چاہتے تھے اور
مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب شرک و بدعت سمجھتے
تھے۔ چنانچہ ان میں بنیادی چیز توحید اور دشرک پر خصوصی
توجہ تھی۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید اور سید
اسماعیل شہید کی تقویۃ الایمان کو آپ ان بنیادی مسائل پر
متفق الحیال پائیں گے۔ ●●

جمعیۃ اساتذہ لاہور کا اجلاس

◎ جمعیۃ اساتذہ ضلع لاہور کا ایک نمائندہ اجلاس 13 اگست
کو مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں ہوا۔ جس میں ڈاکٹر
عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات، پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر
صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان، فیض اللہ خاں غوری صدر لاہور
ڈویژن، پروفیسر عبدالباسط ظہیر سیکرٹری جنرل لاہور ڈویژن کے
علاوہ پروفیسر سیف اللہ ارشد، پروفیسر عاصم حفیظ، پروفیسر ابراہیم
سلفی، حافظ محمد افضل، محمد طاہر جشیہ، پروفیسر عبدالرحمن محسن، حافظ
محمد اکرم نے شرکت کی۔ شرکاء نے تنظیم کے ساتھ کام کرنے کا
عزم کیا۔ قائدین نے باہمی رابطہ پر زور دیا اس موقع پر ضلع
لاہور کے لیے صدر محمد افضل اور جنرل سیکرٹری پروفیسر خضر
حیات کو نامزد کیا گیا۔ تمام شرکاء کو ظہرانہ دیا گیا۔

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان



نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔

اس لیے ایک حاجی جب لاشریک لک کہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس لفظ کو اچھی طرح سمجھ لے، پھر جب ایک حاجی بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو وہاں اس کے سامنے اللہ کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ:

﴿وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ [الحج: ۲۹]

”اور چاہیے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔“

اسی طرح رکن یمانی کے استلام کرنے اور حجر اسود کو بوسہ دینے میں بھی متابعت کا جذبہ پایا جاتا ہے، تب ہی تو عمر فاروقؓ نے کہا تھا:

لِنِّى اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَصْنَعُ وَلَا تَنْفَعُ
وَلَوْ لَا اَنِّى رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ
(صحیح بخاری: ۱۵۹۷)

”میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو بوسہ لیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔“

پھر صفا و مردہ کی سعی، طواف کی دو رکعت نماز، یومِ عزد کی دعا اور یومِ آخر کی قربانی سب کی سب توحید کا سبق دیتے ہیں۔

جذبہ عبدیت کی آبیاری:

حج میں جذبہ بندگی کی آبیاری ہوتی ہے، ایک حاجی اللہ کے لیے اپنا گھر بار چھوڑتا ہے، سفر کی مشقتیں برداشت کرتا ہے، اس سفر میں زیادہ تر ذرا لمبی میں مشغول رہتا ہے، احرام کی چادریں پہنتا ہے تو وہ موت کو یاد کرتا ہے، کفن کو یاد کرتا ہے، اب اسے احساس ہوتا ہے کہ ایک دن مجھے مرنا ہے، مجھے لوگ نہلائیں گے، کفن پہنائیں گے اور قبر کی گود میں سلا دیں گے، غرض یہ کہ اس کا ایک ایک لمحہ اللہ کی یاد میں بسر ہوتا ہے، اس طرح اس کا باطن بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

مکارم اخلاق کی تربیت:

حج میں اچھے اخلاق پر ایک حاجی کی تربیت ہوتی ہے، وہ صبر تحمل سیکھتا ہے، بردباری سیکھتا ہے، اس کے اندر سخاوت پیدا ہوتی ہے، عفت پیدا ہوتی ہے، معاف کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ اَلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْكَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۹۷]

کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک ہر قسم کی تعریف، ہر قسم کی نعت اور ہر قسم کی بادشاہی تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے علاوہ ہم کسی کو نہیں پکارتے، تیرے علاوہ ہم کسی پر اعتماد نہیں کرتے، تیرے علاوہ ہم کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھتے۔

یہ وہ تلبیہ ہے جو ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے، ورنہ مشرکین بھی حج کرتے اور تلبیہ پکارتے تھے، ان کا تلبیہ کچھ یوں تھا:

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكُنَا هُوَ لَكَ تَمَلِّكُنْهُ
وَمَا مَلَكَ

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس شریک کے جس کا تو مالک ہے وہ مالک نہیں۔“

یعنی وہ بھی اللہ کو خالق و مالک اور کائنات پر حکمرانی کرنے والا مانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ شرکاء بھی پورا اختیار نہیں رکھتے، لیکن وہ اللہ کے قریبی ہیں، اللہ ان سے راضی ہے، ہم گنہگار ہیں، اس لیے ان کی کچھ عبادتیں کر لینے سے قیامت کے دن ہمیں ان کی سفارش نصیب ہو جائے گی، لیکن اللہ نے ان کے اس عقیدے کو بیان کیا:

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقْرِبُوْاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی﴾ [الزمر: ۳]

”انہوں نے جو اللہ کے علاوہ دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے زیادہ قریب کر دیں گے۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ﴾ [یونس: ۱۸]

”یہ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو

حج یا عمرے کے سفر میں انسان اپنے رب کے دربار میں جا رہا ہوتا ہے۔ اپنے رب کریم کے حکم کے آگے محبت سے سر جھکا دینے کا نام حج ہے۔ اس کی لذت وہی جانتے ہیں جو محبت کرنا جانتے ہوں۔ اب سے چار ہزار سال قبل سیدنا ابراہیمؑ نے اپنے رب کے حکم کے آگے سر جھکاتے ہوئے ایسا ہی ایک سفر کیا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی بیوی باہرہؑ اور ننھے بیٹے اسماعیلؑ کو اس وادی غیر ذی زرع میں آباد کیا تھا۔ اسی سر جھکانے کی یاد اب دنیا بھر سے لاکھوں افراد کرتا رہے ہیں۔

حج کی حکمت و فلسفہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حج کا اعلان عام کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَادِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ ۚ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ [سورة الحج: ۲۷، ۲۸]

”اور لوگوں کو حج کے لیے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں، تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لیے رکھے گئے ہیں۔“

اب سوال یہ ہے کہ حج میں کیا فائدے رکھے گئے ہیں؟ حج سے حاصل ہونے والے چند اہم فوائد کچھ یوں ہیں:

توحید کا سبق:

سب سے پہلے ہمیں حج میں توحید کا سبق ملتا ہے، حج شروع سے اخیر تک کلمہ توحید کے ارد گرد گھومتا ہے۔ اس سفر کا ترانہ لبیک ہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

اس ترانے کو ایک حاجی پکارتا ہے اور اس کے مفہوم کو اپنے ذہن میں بٹھائے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے کہ اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا

جب کفر کی ہوا اکھڑ گئی

تحریک: جناب بنت عبدالغفار سمیل

کسی جاسوس کو ہمارے بارے میں معلومات لینے کے لیے بھیجا ہوگا۔ لہذا تم سب اپنے ارد گرد نظر دوڑاؤ اور پوچھو کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی نہایت ذہین و فطین شخص تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے ان کا انتخاب سوچ سمجھ کر ہی کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان کی بات سن کر میں نے سوچا کہ اگر میرے ساتھ والے نے مجھ سے پوچھ لیا کہ تم کون ہو تو بھلا کیا جواب دوں گا؟ اس لیے میں نے پہل کرتے ہوئے اپنے دائیں طرف والے آدمی سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا ”معاویہ بن ابی سفیان“ پھر میں نے دوسری جانب بیٹھے شخص کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا: تم کون ہو؟ وہ بولا: ”عمر بن العاص“ ظاہر ہے کہ اب ان سے دائیں بائیں پوچھنے والا کوئی نہ تھا۔ دشمن اب واپسی کی تیاریاں کر رہا تھا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دشمن کا خوب جائزہ لیا جو ڈیوٹی انہیں سونپی گئی تھی اسے پورا کیا اور واپس چل پڑے۔ اس دوران انہیں ایسا موقع میسر آیا کہ ابوسفیان ان کے تیر کے نشانے پر تھا ارادہ بھی کیا مگر پھر اللہ کے رسول کا ارشاد یاد آگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ صرف ان کی خبر لے کر آنا اور کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا۔ اس واقعے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ قائد نے جس کام کا حکم دیا ہے صرف اسی کی تعمیل کی اور اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کی۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ واپس پہنچے شدید سردی سے کانپ رہے ہیں۔ ادھر اللہ کے رسول ﷺ اللہ کے حضور سرسجود ہیں۔ مسلمانوں کی فتح و نصرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے سالار اعظم کی خدمت میں پہنچے اور رپورٹ پیش کی۔ نبی رحمت ﷺ نے اپنی چادر کا ایک حصہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیا تا کہ سردی سے بچاؤ کر سکیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اسی جگہ چادر لیے سو جاتے ہیں حتیٰ کہ فجر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

غزوہ خندق کا موقع تھا جب اسلام کے دشمنوں کو شکست کے آثار دکھائی دینے لگے تو وہ پروگرام تشکیل دینے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔ موسم شدید سرد تھا۔ رات کے اندھیرے اتر آئے تھے۔ بڑی تاریک اور سرد رات تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو پکارا اور دریافت فرمایا کہ ”کون ہے جو دشمن کی خبر لے کر آئے؟“ تمام لوگ خاموش ہیں، سامنے موت نظر آرہی ہے، بھوک اور شدید سردی۔ پھر ارشاد ہوا کہ ”جو دشمن کی خبر لے کر آئے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔“

ذرا اس زبردست انعام پر غور فرمائیں کہ جنت کا وعدہ ہے آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ”جو دشمن کی خبر لے کر آئے وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ اللہ کے رسول نے نام لے کر فرمایا: ”حذیفہ! اٹھو تم جاؤ۔“ اب سوچنے کی گنجائش نہ تھی، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسالت مآب ﷺ کی لسان حق سے اپنا نام سنا تو میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کا تصور بھی ناممکن تھا، جان کا خوف خطرہ طرح طرح کے اندیشے اور سردی کوئی بھی چیز حائل نہ رہی، یہ نہایت تاریک رات تھی، ہاتھ کو ہاتھ بھٹائی نہ دیتا تھا۔ میں خندق میں اترا اور نہایت خاموشی سے دوسری طرف مشرکین کے کیمپ میں پہنچ گیا اور قریش کے ساتھ جا بیٹھا۔ ابوسفیان اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا آگ تاپ رہا تھا۔ یہ کمانڈر انچیف اور اتحادی فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ غطفان قرظہ اور قریش سبھی اسی کی کمان میں جمع تھے۔ ابوسفیان عرب کا مانا ہوا مدبر اور نہایت ذہین فرد تھا۔ وہ کہہ رہا تھا: ”اے میری قوم کے لوگو! اس شدید آمدھی کی زد میں آکر ہماری ہانپیاں الٹ گئی ہیں، خیمے اکھڑ گئے ہیں، ان حالات میں مجھے اندیشہ ہے کہ محمد! نے یقیناً اپنے

”جو شخص ان مقررہ مہینوں میں حج کی نیت کرے، اسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بد عملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو۔“

یہ وہ موسم ہے جس میں انسان مکارم اخلاق پر تربیت حاصل کرتا ہے۔

تاریخی اور روح پرور ماحول کا مشاہدہ:

حاجی سرزمین حجاز میں پہنچ کر وہاں کے تاریخی اور روحانی ماحول کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہے، وہ دیکھتا ہے کہ اسی سرزمین پر ہزاروں سال پہلے ابراہیم نے اپنی اولاد کو بسایا تھا، پھر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور حج کا اعلان عام کیا تھا، وہ دیکھتا ہے کہ اللہ کے حبیب محمد ﷺ نے اسی جگہ سے دعوت کا آغاز کیا تھا اور یہیں پر ایمان والوں نے بے مثال قربانیاں پیش کی تھیں، اس طرح اس کے دل میں اس سرزمین کے چپے چپے سے محبت گھر کر جاتی ہے۔

گناہوں سے صفائی اور جرائم کا خاتمہ:

حج کا فائدہ یہ کہ بندہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

اتحاد امت کا بے مثال مظاہرہ:

حج میں اتحاد اور مساوات کا بے مثال مظاہرہ ہوتا ہے، حج میں مختلف ممالک سے مسلمان آتے ہیں، کوئی کالا تو کوئی گورا ہے، کوئی امیر ہے تو کوئی غریب، کوئی جاہ و منصب کا مالک ہے تو کوئی اس سے محروم، لیکن حج کے دوران سارے امتیازات مٹ جاتے ہیں، سب کے بدن پر ایک ہی لباس ہوتا ہے، سب کی زبانوں پر ایک ہی پکار ہوتی ہے، سب ایک ہی امام کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں، جہاں بھی جانا ہوتا ہے سب ایک ساتھ جاتے ہیں، جہاں ٹھہرنا ہوتا ہے سب ایک ساتھ ٹھہرتے ہیں، اس طرح حج کے اندر پوری دنیا کے مسلمان خود کو ایک خاندان کے افراد محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح حج کی حیثیت سالانہ عالمی اجتماع کی ہے، اس میں دنیا کے کونے کونے سے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ ایک حاجی کو دوسرے ملک کے حاجیوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے، اس طرح انھیں یہاں تربیت ملتی ہے کہ اپنی زندگی اجتماعیت کے ساتھ گزارنی ہے۔



حرمین شریفین کے لیے سعودی اقدامات

تحریک جناب میل متیق الرحمن (رہبرج سکالر)

پوری کائنات میں کل ایک ہزار کے قریب مخلوقات ہیں، جن میں سے ۶ سو پانی اور ۴۰ خشکی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی مخلوقات کی اقسام ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ سائنسدانوں کے ایک اندازے کے مطابق کرہ ارض پر ۲ کروڑ سے لیکر ۵ کروڑ اقسام تک کی مخلوقات کی گنجائش موجود ہے۔ ہر سال صرف جانوروں کی ۱۰ ہزار سے زائد اقسام دریافت ہو رہی ہیں۔ IUCN 2007 کی تحقیق کے مطابق ان میں سے ابھی تک ۱۶ لاکھ کے لگ بھگ انواع و اقسام دریافت ہوئیں ہیں۔ بہر حال کرہ ارض کی مخلوقات کے اتنے طویل و عریض سلسلے میں سے صرف دو مخلوقات ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عبادت کا مکلف ٹھہرا کر اپنے بندے بننے کے شرف کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک مخلوق جن اور دوسری انسان ہے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔“

جنوں اور انسانوں میں سے حضرت انسان کو احسن التہویم، مکریم ابن آدم، قوت تغیر کائنات، سجد ملائک و جنات اور زمین پر ناخلف مخلوق کا علم و تدبیر سے بھرپور نائب بنا کر اعلیٰ مرتبے اور بلند مقام پر فائز کر دیا ہے اور تمام انسانوں میں سے بھی امت محمدیہ کو امت وسط، امت خیر اور امت شہید (گواہ) کا مقام دیکر اتنا بلند اور فائق کر دیا ہے کہ ان کی لیلۃ القدر کی عبادت ۸۳ سال ۱۱ ماہ کا شمار کیا جاتا، ۵ نمازوں کی ادائیگی کو پچاس اور باجماعت نماز کی ادائیگی سے ۲۵ یا ۲۷، مسجد الحرام میں ایک پر لاکھ اور مسجد نبوی میں ایک پر ایک ہزار نمازوں کے اجر سے نواز دیا جاتا۔ تلاوت قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ملنا، ہر جمعہ کو سورۃ کہف کی تلاوت کرنے پر سابقہ جمعہ تک

کے گناہوں کی معافی اور فتنہ و جال سے بچاؤ کی نوید اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھنے پر مکمل قرآن کی تلاوت کے اجر کا مل جانا اس کی بلند رتبہ ہونے کی ادنیٰ سی مثالیں ہیں۔ الغرض امت محمدیہ کے ایمان والے لوگ سوئیں، جاگیں، چلیں، پھریں، کھائیں، پیئیں، نہائیں، دھوئیں، لیکن دین یا کوئی معاملہ کریں، بس اس میں اسوۂ نبوی اختیار کر لیں تو ان کے ہر لمحے کو عبادت کے اجر میں بدلنے کیلئے کافی ہے۔ امت محمدیہ کے چھوٹے چھوٹے نیک کاموں پر بڑے بڑے اجروں کے ساتھ اسلام کے پانچویں رکن حج جیسے بڑے عمل کے ذریعے زندگی کے تمام گناہوں کی معافی کا بہترین موقع بھی انہیں فراہم کیا گیا ہے۔ حج کی ادائیگی کیلئے بیت اللہ یا خانہ کعبہ جایا جاتا ہے جسے مختلف اوقات میں گردش حالات کی وجہ سے ۱۲ بار

مسلمانوں کے اس اجتماع کے انتظام و انصرام کیلئے موجودہ سعودی حکومت کی طرف سے انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ حج ۲۰۱۶ء کے لیے سعودی وزارت حج نے ۱۸۰ ممالک کے نمائندگان کے ساتھ مل کر انتظامات کو حتمی شکل دیدی ہے۔

کے بعد مسجد الحرام میں ۱۳ لاکھ افراد کے بیک وقت سامنے اور نماز پڑھنے کی جگہ بھی بن گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو حرم قرار دیکر وہاں مشرک و کافر یا غیر مسلموں کو داخلے سے روک دیا ہے۔ مگر پھر بھی وہاں دنیا کا سب سے بڑا انسانی اجتماع ہو جاتا ہے۔ اس انسانی اجتماع کو منظم اور مضبوط رکھنے کیلئے الہیت و قابلیت کے ساتھ تائید ایزدی از حد ضروری ہوتی ہے اور ایسی پر وقار، بارعب اور صاحب ایمان لوگوں کی جائے پناہ کی حفاظت اور رکھوالی کیلئے چننا بھی فیصلہ الہی کی مرہون منت ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے اس اجتماع کے انتظام و انصرام کیلئے موجودہ سعودی حکومت کی طرف سے انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ حج ۲۰۱۶ء کے لیے سعودی وزارت حج نے ۱۸۰ ممالک کے نمائندگان کے ساتھ مل کر انتظامات کو حتمی شکل دیدی ہے۔

حجاج اور عمرہ کرنے والوں کیلئے بیت اللہ کے اطراف و اکناف میں مختلف راستوں سے داخل ہونے اور نکلنے کیلئے ۲۱۰ گیٹ نصب کئے گئے ہیں۔ جو یکم صفر سے ۱۵ شوال تک ۶۰ لاکھ سے دو کروڑ اور حج کے دوران ۲۰ لاکھ ۳۰ لاکھ افراد کے آنے جانے کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور آئندہ ہونگے۔ ۲۰۱۵ء میں ۲۰ لاکھ افراد حج کر چکے ہیں۔

شاہ عبد اللہ کی ۲۰۱۳ء سے شروع کی ہوئی تعمیر سے بیت اللہ کا رقبہ بڑھ کر ۴ لاکھ مربع میٹر یعنی تقریباً ۴۳ لاکھ مربع فٹ تک پھیل گیا ہے اور منصوبہ مکمل ہونے پر بیت اللہ میں ۲۵ لاکھ سے زائد افراد سما سکیں گے۔

مسجد میں کل ۶ لاکھ نمازیوں کی گنجائش کا اضافہ ممکن ہوگا۔ توسیع سے پہلے بیت اللہ میں ایک وقت میں ۵۲ ہزار افراد طواف کر سکتے تھے مگر منصوبہ مکمل ہونے تک یہ تعداد ۱ لاکھ ۳۰ ہزار افراد کی گنجائش تک پہنچ جائے گی۔ مسجد الحرام کے میناروں کی تعداد بھی ۹ سے ۱۱ ہو جائے گی۔

حج کے موقع پر دنیا بھر سے مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے حرمین شریفین میں تشریف لاتے ہیں جن کی خدمت کیلئے سعودی بادشاہ نے اپنا لقب بھی خادم الحرمین الشریفین اختیار کیا ہوا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت ہر سال حجاج کیلئے انسانی بساط اور اپنی انتہائی قدرت کے مطابق سیوری، میڈیکل، خدمت اور دعوت کے بہترین انتظامات کرتی ہے۔ گزشتہ سال سعودی عرب میں حج انتظامات کیلئے تقریباً ۲ لاکھ افراد نے حصہ لیا جن

تعمیر کیا گیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد پہلی بار سیدنا عمرؓ، دوسری بار سیدنا عثمانؓ، تیسری بار سیدنا عبد اللہ بن زبیرؓ، چوتھی بار خلیفہ ولید بن عبد الملک اموی، پانچویں بار ابو جعفر منصور عباسی، چھٹی بار المعتمد باللہ، ساتویں بار المعتز باللہ، آٹھویں بار عبد العزیز بن عبد الرحمن آل سعود، نویں بار سعود بن عبد العزیز، دسویں بار فہد بن عبد العزیزؓ گیارھویں بار عبد اللہ بن عبد العزیز نے وسعت دی اور بارھویں بار بھی شاہ عبد اللہ توسیع کی بنیاد رکھ کر داغ مفارقت دے گئے اور اسے ہی اب شاہ سلمان بن عبد العزیز مکمل کر رہے ہیں۔ حرم کعبہ کی ان توسیعوں کے بعد اس کا احاطہ ۴ لاکھ مربع میٹر یا ۴۳ لاکھ مربع فٹ تک پھیل گیا ہے جو تقریباً ۱۹۹ ایکڑ بنتا ہے، جہاں بیک وقت ۲۵ لاکھ کے لگ بھگ لوگ سما سکتے ہیں۔ آخری توسیع

میں سکیورٹی، میڈیکل، خدام اور جی گاؤڈ شامل تھے، جبکہ داعیان کی بہت بڑی تعداد اس کے علاوہ حجاج کی خدمت پر مامور تھی۔ صرف حجاج کرام کی سکیورٹی کیلئے ۵۰ لاکھ ۵۰ ہزار اور ۱۸ بیلی کاپڑوں نے حصہ لیا تھا۔ جبکہ دنیا کے ایک بڑے اور ترقی یافتہ سمجھے جانے والے شہر نیو یارک کی سکیورٹی پر صرف ۴۹ ہزار ہلکا اور ۵ بیلی کاپڑا مامور ہوتے ہیں۔ حجاج کرام کی خدمت کیلئے ۲۳ ہزار خدمت گاروں کو بھی مختص کیا گیا تھا جو حجاج کے لئے ایئر پورٹ سے لیکر واپس اپنے ملک روانگی کیلئے دوبارہ ایئر پورٹ آنے تک قدم قدم پر ان کی خدمت گاری کیلئے مامور تھے۔ ۲۰ لاکھ کے قریب حجاج میں سے ہر ایک کو الگ الگ خادم مہیا کرنا اور ہر ایک تک ۲۳ ہزار خدام میں کسی ایک کا پہنچنا ممکن نہیں تھا مگر بہر حال اکثر حجاج ان کی خدمات سے مستفید ہوئے اور اس سال بھی پہلے سے زیادہ خدام سے مستفید ہوں گے۔ بیرون ملک سے آنے والے حجاج کیلئے ایک بہت بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ سعودی عرب کے راستوں،

طبیعتوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے اتنے بڑے اجتماع انسانی میں مختلف وجوہات کی بنیاد پر بیماریوں کا پھیل جانا، پہلے سے بیمار افراد کی بیماریوں کا بڑھ جانا، یا دل کے مریضوں کا حالت نزع میں پہنچ جانا، یا حالت نزع سے حالت مرگ میں منتقل ہو جانا بھی پایا جائے، مگر انسانی ذمہ داری یہ ہے کہ اس صورتحال سے نبرد آزما ہونے کیلئے انتظامات کئے جائیں اور اسی ذمہ داری کو نبھاتے بلکہ بہترین انداز میں ادا کرتے ہوئے ۱۵۵۵ ایبولینسر، ۵ ہزار بیڈز پر مشتمل پچیس ہسپتال، ۱۵۵ اسپینریاں، قائم کی گئیں تھیں۔ ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ماہر ڈاکٹروں کی ٹیمیں موجود رہیں جنہوں نے صرف حج کے ۳ دنوں میں سینٹ میری ہسپتال و سکون کے معیار کے مطابق ۳۴۰ دل کے آپریشن کئے۔ جبکہ دنیا کے دل کے اس بڑے اسپیشلسٹ ہسپتال سینٹ میری ہسپتال و سکون میں ایک سال میں صرف ۴۰ آپریشن کئے جاتے ہیں۔ چند دنوں کیلئے انسانوں کے سمندر کے تیز ترین

حج کے موقع پر دنیا بھر سے مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے حرمین شریفین میں تشریف لاتے ہیں جن کی خدمت کیلئے سعودی بادشاہ نے اپنا لقب بھی خادم الحرمین الشریفین اختیار کیا ہوا ہے۔

انتظامات کرنا بھی وقت کا اہم تقاضا ہوتا ہے، جسے پیش نظر رکھتے ہوئے حج انتظامات کیلئے ۳۸۰۰ ٹرکوں اور دیگر مشینیں گاڑیوں کو استعمال میں لایا گیا تھا جبکہ اس سال یہ تعداد اس سے بھی بڑھ جائے گی۔ دنیا میں کسی ایک شہر میں مستقل رہائش کیلئے ۲۰ سے ۳۰ لاکھ افراد کا رہنا تو اکثر پایا جاتا ہے۔ مگر صرف چند دنوں کیلئے ان کے قیام کی مثالیں سعودیہ، پاکستان یا بنگلہ دیش میں ہی پائی جاتی ہیں۔ ان ممالک میں سے بھی دوران حج ۲۰ سے ۳۰ لاکھ افراد کے رہنے کا مناسب بلکہ بہترین انتظام صرف سعودی عرب میں کیا جاتا ہے۔ مٹی، مزدور اور عرفات میں بہت کم جگہ میں حجاج کی کثرت کو سونے کی ضرورت ہوتی ہے، جس کیلئے کوزے میں دریا کو بند کرنے کے انتظامات کرنا پڑتے ہیں۔ اس کثرت کی رہائش کیلئے صرف تین جگہوں پر گرم ترین موسم میں ایئر کنڈیشن یا ایئر کولر کی سہولیات سے آراستہ ۴۳ ہزار خیمے نصب کئے گئے تھے۔ جبکہ اس سال سہولیات کے اضافے کے ساتھ خیموں کی تعداد اور کنڈیشن بہت بہتر کی گئی ہے۔

توانیں، حج کے مقامات اور تاریخی جگہوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ انہیں گاؤڈوں کی بھی سخت ضرورت رہتی ہے جو انہیں قدم قدم پر مشکلات میں راہنمائی کیلئے موجود رہیں۔ پچھلے سال سعودی حکومت کی طرف سے مختلف زبانیں کو جاننے والے ۸ ہزار گاؤڈوں کو مقرر کیا گیا تھا جو جگہ جگہ اور چوراہوں پر بھی حجاج کی راہنمائی کرتے رہے۔ مناسک حج کی ادائیگی کیلئے دنیا بھر سے آنے والے حجاج کی کثیر تعداد جدہ اور مدینہ ایئر پورٹ پر اترتی ہے، جنہیں وہاں سے لیکر حج مکمل ہونے کے بعد واپس ایئر پورٹ چھوڑنے تک کی آمد و رفت کا بندوبست کرنا بڑے دل گردے کا کام ہوتا ہے۔ صرف مناسک حج کی ادائیگی کیلئے حجاج کو بیت اللہ سے مٹی ۸ کلومیٹر، مدلفہ ۱۱ کلومیٹر اور عرفات ۲۱ کلومیٹر کے سفر طے کرنا ہوتے ہیں، ان موقعوں پر ایک ہی وقت میں ۲ ملین سے زائد حجاج نے آنا جانا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر اتنے زیادہ مسافروں کیلئے حکومتی سطح پر انتظام کرنے کی مثال مکہ و مدینہ کے علاوہ دنیا میں کہیں اور موجود نہیں۔ اس غرض سے گزشتہ سال ۴۰ ہزار بسوں کو استعمال میں لایا گیا تھا۔ یہ کسی ایک مجمع کو ایک سے دوسری جگہ لیجانے کا دنیا کا سب سے بڑا سرکاری اور پرائیویٹ انتظام تھا۔ یہ بھی فطری بات ہے کہ مختلف انسل، انواع،

حج کی سعادت حاصل کرنا ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے۔ ان میں عام آدمی سے لیکر شاہی مہمانوں اور کئی اسلامی ملکوں کے سربراہوں تک شامل ہوتے ہیں۔ ان شاہی مہمانوں اور سربراہان مملکتوں کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے جس کیلئے زیر زمین ایک سرگ بنائی گئی ہے جو حج کی تمام جگہوں تک جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جہازات میں بھی جاتی ہے۔ جہازات کا ایک مکمل فلور اسی سرگ سے ملا ہوا ہے۔ وہاں عام افراد داخل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی وہاں آنے جانے والوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس سرگ میں اہم شخصیات کی نقل و حرکت کیلئے گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کی طرف سے یہ تاثر بھی دیا جاتا ہے کہ دوران حج VIP کی نقل و حرکت حادثات کی اہم وجہ ہوتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ VIP مہمانوں کیلئے تمام حج کے امور کی ادائیگی اسی سرگ کے ذریعے کروائی جاتی ہے۔ اس لئے سانحہ مٹی میں کسی وی آئی پی کی وجہ سانحہ ہونا ممکن نہیں۔ جہازات میں ۵ فلور ہیں اور جہازات کی چوڑائی ۸۰ میٹر اور لمبائی ۹۵۰ میٹر ہے۔ اس جگہ پچاس لاکھ سے زائد حجاج بیک وقت کنکریاں مار سکتے ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی اتنی کم جگہ پر اتنے زیادہ افراد کیلئے بہترین انتظام سوائے مکہ و مدینہ کے کہیں موجود نہیں۔ انسانی بساط میں رہتے ہوئے بہترین انتظامات سعودی حکومت کی محنت، لگن اور مستقل بہتری کی جدوجہد کا شاخسانہ ہے۔ اتنے بڑے اجتماع کو کئی دنوں تک کھانا مہیا کرنے سے لیکر نقل و حمل تک کے معاملات کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا سخت جدوجہد کا تقاضا ہے۔ ان سارے انتظامات کیلئے سعودی عرب کی ۳۵۰۰ کے قریب کمپنیاں اپنے ۱۸۳ ممالک میں موجود سب براہ کسر کے ساتھ متحرک رہتی ہیں جو حجاج کرام کے ویزوں سے لیکر سعودی عرب میں ان کی موجودگی اور واپسی تک تمام معاملات کو ایک نظم و ضبط کے دائرے میں لاتی ہیں۔ الغرض دنیا میں اتنے کم عرصہ کیلئے اتنے زیادہ لوگوں کے رہنے سہنے اور کھانے پینے سے لیکر آمد و رفت تک کے وسیع ترین بہترین انتظامات سعودی حکومت کی حرمین شریفین سے محبت اور لگن کے ثبوت کیلئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ سعودی حکام کو حجاج کرام کی مزید خدمت کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

نفس پرستی کی راہ میں کوئی مانع باقی رہے اور چاہتے تھے کہ عذاب الہی کی دھمکیوں اور وعدوں کی صدائے حق ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ چنانچہ ہوا پرستی کا یہ کابوس ان کے دماغ پر اس شدت کے ساتھ مسلط تھا کہ فضلاء عصر اور سرآمد روزگار شخصیتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو انہوں نے اپنی دنیا طلبی اور خواہشات نفسانی کی بھینٹ چڑھا دیا۔ ۱۱۹۳ھ میں قصیم کے بد بختوں کے علماء و شیوخ،

قضاة اور واعظین و دعاة کو خاک و خون میں ترپا دیا اور صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ سب نے ملک کروسیع پینانے پر ایک کانفرنس طلب کی تاکہ تمام علماء نجد کو جوان کی غلط کاریوں پر ان کو برابر ٹوکا کرتے تھے، فنا کرنے کی مؤثر تدابیر سوچی جاسکیں۔ اس سلسلے میں مختلف لوگوں نے متعدد رائے پیش کیں۔ کسی نے انہیں جلاوطن کرنے کا مشورہ دیا تو کسی نے جس دوام کا اور بعض نے عبرت انگیز طریقہ پر ان غریبوں کو قتل کر ڈالنے کی تجویز پیش کی۔ لیکن تمام تجاویز غور و فکر کے بعد رد کر دی گئیں۔ کیونکہ یہ خطرناک نتائج سے خالی نہ تھیں۔ ان کو جلاوطن کرنے میں خطرہ یہ تھا کہ مبادا یہ لوگ اپنی طاقت بڑھا کر اور اپنے ہم خیال لوگوں کو ساتھ ملا کر ہمارے خلاف محاذ قائم کر لیں اور پھر ان کی تاب نہ لائی جاسکے۔ قید کرنے میں یہ خطرہ تھا کہ موقع پا کر بھاگ نکلیں گے۔ جبکہ قتل عام میں قصیم کے امن پسند اور حق پرست طبقہ کے برا بیختے ہونے کا اندیشہ تھا۔

جب یہ تمام تدابیر مسترد کر دی گئیں تو نئی تجویزیں پیش ہونے لگیں اور پھر ہر طرح کی آراء زیر بحث آئیں لیکن ایک بھی قابل قبول قرار نہ پاسکی۔ ایک نوجوان بیٹھا خاموشی سے سب کی آراء سن رہا تھا۔ جب اس نے پوری جماعت کو کسی متفقہ فیصلے پر پہنچنے سے عاجز دیکھا تو آخر میں بولا: ”میری رائے میں تمام علماء نجد کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیئے اور ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔“ اس تجویز پر سب نے خوشی سے اتفاق کر لیا کہ نہ رہے ہانس نہ بجے ہانسری۔

اتفاق رائے کے بعد قبوہ کا دور چلا اور پھر اس نوجوان نے اس تجویز کو بروئے کار لانے کا یہ راستہ بتایا کہ جو لوگ وہاں موجود ہیں ان میں سے ہر فرد اپنے اپنے ماتحت گروہ کو اس متفقہ سازش سے آگاہ کرے اور جودن

حیات و خدمات

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ کی

جب حافظ عبد الرشید انظر

آپ تھیں۔

نجد کا دور انحطاط

تمام اہل نجد کی یہی حالت تھی۔ صحرائے نجد کے بادیہ نشیں ہوں یا شہروں کے متمدن و مہذب باشندے، سب کے سب ہی اغراض پروری اور نفس پرستی کی لعنت میں گرفتار تھے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے لینا ان کا عام شیوہ بن گیا تھا۔ ایک طرف شہروں کے تہذیب یافتہ شہری ڈاکوؤں کی صورت میں حقوق انسانیت کو پامال کر رہے تھے اور دوسری طرف دیہاتوں اور صحراؤں میں قزاقوں کی جماعتیں غاروں اور گھائیوں سے نکل نکل کر دن دھاڑے قافلے لوٹ لیتیں اور ہزاروں بے گناہ انسانوں کو لذت حیات سے محروم کر دیتی تھیں۔

یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے تھا کہ وہاں کوئی ایسا منصف مزاج اور امن پسند صاحب اقتدار نہ تھا جو مفسدین کے ہاتھوں کو پکڑتا، بلکہ درحقیقت اس فساد، بد امنی اور ابتری کا اصل سبب یہی امراء و حکام تھے اور امن کے ان غارت گروں کے سرغننے یہی سلاطین تھے۔ اس لیے ان سے امن و امان کی تمنا لا حاصل تھی کہ۔

نیا ید زگرگ چوپانی
علماء کا جہاد اور دردناک انجام

رہے علماء وقت سوانہوں نے قیام امن اور اصلاح ملک میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام مشکلات و مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ان لوگوں نے پوری سرگرمی، جوش و خروش، صدق دل، صبر و ثبات اور خلوص کے ساتھ دعوت حق اور تبلیغ ہدایت کی خدمت سرانجام دی مگر ان غریبوں کو ایسے مادی وسائل اور ظاہری ذرائع میسر نہ تھے جن کے ذریعہ ان دجاہلہ و شیطائین کے پنجہ ہلاکت سے اہل نجد کو نجات دلا سکتے۔ بلکہ حق گوئی و بے باکی کے اس جرم کی پاداش میں وہ خود ہی ان سفاک لوگوں کے بے درد اور خونین ہاتھوں سے ہلاک ہو گئے۔ یہ بد بخت برداشت نہ کر سکتے تھے کہ ان کی

عہد نبوی کے ایک عرصہ بعد جزیرہ عرب کے دوسرے صوبوں کی طرح نجد پر بھی ایک دور گزرا ہے جس میں اس کی تاریخ کا ہر گوشہ دینی اور دنیوی ہر اعتبار سے تیرہ و تاریک دکھائی دیتا ہے۔ ان دنوں نجد میں مطلق العنانی جمود، بے حسی اور قتل و خون ریزی کا بازار گرم تھا، ایک ہمہ گیر تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دین و مذہب مخصوص اہل علم کے دائرہ میں محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ یہاں کا سواد اعظم جہالت اور مشرکانہ رسوم و بدعات کا شکار ہو کر رہ گیا تھا۔ خرافات اور توہم پرستیوں کو دین خیال کیا جانے لگا تھا اور فرائض شرعی اور سنن نبوی سے غافل ہو کر عہد جاہلیت کے تمام اطوار و عادات اختیار کر لیے گئے تھے۔ حلال و حرام کی تمیز ختم ہو چکی تھی۔ مراحل زندگی میں جہاں کہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئی تو احکام الہی اور ارشادات نبوی ﷺ کی بجائے کانہوں اور نجومیوں کی آراء و دلیل راہ قرار پاتیں اور آغاز کار کے لیے تقاؤل اور شگون طلبی کو واجب العمل ٹھہرا لیا جاتا۔ غرضیکہ جہالت اور تقلید زمانہ کے اثرات سے سرور کائنات ﷺ کے لائے ہوئے دین کا فقط نام ہی محفوظ رہ گیا تھا اور درحقیقت بدعات و خرافات کو دین و مذہب کا درجہ حاصل ہو چکا تھا۔ ہر طریقہ جو جلب منفعت اور حصول دولت کا ذریعہ ہو سکے، وہی صاحب ثروت لوگوں کا مذہب اور مسلک تھا اور ہر وہ چیز جو وقار اور مرتبہ کو دنیا کی نگاہوں میں بڑھا سکے، خدا کے بندوں کا دین بن گئی تھی۔ شریعت امراء و رؤسا کے مرغوبات نفسانی کی پابند ہو گئی تھی اور عوام کا تو پوچھنا ہی کیا، امراء و سلاطین کے نقش پا ہی ان کا دین تھا۔ مختصراً اوضاع و اطوار، شرافت و شجاعت، سخاوت، حق کی پاسداری، ایفائے وعدہ اور پاس عہد ایسے تمام اخلاق کریمانہ سر زمین نجد سے مفقود ہو چکے تھے، جن پر اقوام عرب بجا طور پر فخر کیا کرتی تھیں اور جن میں وہ اپنی نظیر

اور وقت متعین ہو، اسی دن ہر گروہ اپنے اپنے حلقہ کے علماء پر قاتلانہ حملہ کرے۔ اس طرح ہر جگہ کے علماء کو بیک وقت ہلاک کر دیا جائے گا۔

علمائے نجد کا قتل عام

بالآخر اس بدترین اور منظم سازش پر عمل کیا گیا، سب سے پہلے خبراء کے یگانہ روزگار علامہ منصور ابوالنیل، جو نماز جمعہ پڑھانے کے لیے گھر سے نکلے تھے اور یہ دشمنان دین کی گھات میں تھے، ان کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ پھر چند لمحوں میں ان سفاک ہاتھوں نے وہاں کے تمام علماء کرام کو موت کی نیند سلا دیا۔ اسی طرح نجد کے اہل علم بھی اپنے پڑوسی اعداء دین کے ہاتھوں دین کی راہ میں کام آئے۔ ان مشغول علماء میں سب سے زیادہ درد انگیز اور اندوہ ناک حادثہ ایک نابینا عالم کے قتل کا تھا۔ انسانیت کے دشمنوں نے کیا یہ کہ مرحوم کے پاؤں میں سولی کی رسی باندھی اور انہیں لٹکا دیا حتیٰ کہ اسی حالت میں روح پرواز کر گئی۔

وما نقموا منهم الا ان يؤمنوا بالله العزيز الحميد

شیخ محمد بن عبدالوہاب کا دور

نجد میں مطلق العنانی، بدھمی اور شر و فساد کا یہ دور دورہ کم و بیش تقریباً اڑھائی سو برس تک رہا۔ اس عرصہ شر و فساد میں قصر شریعت کی بنیادیں برابر متزلزل ہوتی رہیں اور اہل نجد کی سیاسی و معاشرتی ابتری روز بروز بڑھتی رہی۔ یہ وہ حالات تھے جب شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی مرحوم نے اس انتشار اور جہل و گمراہی کے خلاف جہاد شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اس کار خیر میں شیخ کو بڑی کامیابی نصیب فرمائی۔ شیخ محمد مرحوم کے اسی کارنامہ کو ”تحریک وہابیت“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس مقدس تحریک کے بانی اور راہنما شیخ مرحوم ہی تھے، نیز تحریک کی تاریخ دراصل شیخ موصوف ہی کے مجاہدانہ کارناموں کی تاریخ ہے، اس لیے ہم قبل اس کے کہ تحریک کا تعارف کرائیں، شیخ کی زندگی پر کچھ لکھتے ہیں۔

شیخ محمد مرحوم کا حسب و نسب

سلسلہ نسب یہ ہے: محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی احمد بن راشد بن برید بن مشرف۔ شیخ کو علم و فضل، زہد و تقویٰ، ذہانت و فطانت اور شجاعت و سخاوت وغیرہ

فضائل اخلاق اپنے آباؤ اجداد سے وراثت میں ملے تھے۔ اس خاندان کا ہر فرد علوم شریعت، اصول دین اور معقولات و مقولات میں اپنے اپنے وقت کا امام تھا۔ شیخ کے والد اپنے ہم عصروں میں سب سے زیادہ باوقار اور ممتاز عالم دین تھے، ان کے دادا سلیمان بھی نجد کے مشہور فاضل اور صاحب درس و تدریس بزرگ تھے۔

ولادت

شیخ کی ولادت عینہ میں ۱۱۱۵ھ میں ہوئی۔ عبدالوہاب کو بیٹے کی ولادت سے نہایت مسرت ہوئی اور نیک فال سمجھ کر محمد نام رکھا۔ تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا حتیٰ کہ عہد طفولیت ہی سے مبادی اسلام کی تلقین شروع کر دی۔ صحاح ستہ کی بیشتر احادیث شیخ کو بچپن میں یاد ہو گئیں اور ابتداء سے ہی انہیں علوم دین کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا۔

ابھی دس برس کی عمر بھی نہ ہونے پائی تھی کہ قرآن کریم حفظ کر لیا اور صلاحیت و فرزانگی کے آثار اسی وقت سے نمایاں ہونے لگ گئے۔ جب قوت فکر میں قدرے چنگلی آئی تو اسلام کا تحقیقی مطالعہ شروع کیا۔ ساتھ ہی اپنے اہل وطن کی دینی حالت پر تنقیدی نگاہ ڈالی تو ان کے بہت سے اعمال و عقائد کتاب و سنت کے خلاف اور طریق حق سے ہٹے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل نجد نے رسوم و بدعات کو اسلام کا نام دے رکھا ہے۔ قبروں اور مزاروں کی پرستش ہو رہی ہے۔ وہ وہاں مرادیں مانگتے، نذریں مانتے اور ان پر ذبیحہ چڑھاتے ہیں۔ ہزاروں درختوں کے تقدس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اہل نجد کی اس خوفناک جہالت اور بے دینی پر شیخ نے شدید اعتراضات کیے۔ دین خالص کی حمایت کے جذبہ سے سرشار ہو کر توحید و اتباع سنت کی آواز بلند کی اور جاہلانہ رسوم و بدعات کی پرزور تردید و مخالفت کی۔

لیکن ابتداءً شیخ نے اپنی اس دعوت کو عام نہ کیا بلکہ اولاً صرف علماء کرام کو ان کے جمود سے بیدار کیا، ملک کی حالت کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی اور انہی تک اپنا دائرہ کار محدود رکھا۔ شیخ کا یہ طریقہ نہایت مناسب اور مدبرانہ تھا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہر مصلح مجدد نے اپنی دعوت اصلاح اور تحریک انقلاب کا آغاز سنجیدہ طبقے اور

اہل علم ہی سے کیا ہے۔ شیخ کے معقول اور مسکت دلائل اور خلوص نے آہستہ آہستہ ایک گروہ علماء کو ان کا حلقہ بگوش بنادیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عینہ کا ایک متعصب اور اکھڑ گروہ ان کا سخت مخالف بھی ہو گیا۔ نتیجتاً خاندانی منافقے چھڑ گئے۔ وہابی خاندان اور وہاں کے ایک دوسرے خاندانی فریق کے مابین سخت آتشیں عداوت بھڑک اٹھی۔ یہاں تک کہ خانہ جنگی اور بدامنی کے خوف سے رئیس عینہ حریلائے منتقل ہو جانے پر مجبور ہو گیا۔ اب گویا شیخ کی تحریک کی مخالفت خاندانی عداوت میں بدل گئی۔ باہمی کشیدگی اور مخالفت کا یہ زمانہ شیخ کے عالم شباب کا زمانہ تھا۔ چنانچہ یہی جوش شباب تھا جس میں شیخ بڑی سے بڑی مخالفانہ قوت اور مصیبت کے مقابلہ میں چٹان کی طرح ثابت قدم رہے۔ ابتداء میں انہوں نے ترک وطن کی کوئی ضرورت نہ سمجھی اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد کچھ لوگ شیخ کے موافق ہو گئے۔ لیکن علماء رؤساء کی جماعتیں معاصرانہ چشمک اور ذاتی عناد کی بنا پر مخالفت پر ہی جی رہیں اور انہوں نے ان کی مخالفت میں پوری قوت صرف کر دی۔ جب شیخ نے دیکھا کہ آتش عناد بڑھتی جا رہی ہے اور ایک خالص دینی تحریک خاندانی عداوتوں کے ہنگاموں کی نذر ہو رہی ہے تو انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا۔

چنانچہ مخالفین کی عداوت اور ایذا رسانی سے تنگ آ کر شیخ نے اپنے وطن عزیز عینہ کو خیر باد کہا اور حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ فریضہ حج سے فراغت کے بعد حرم رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں اس وقت کے اکابر علماء کرام سے ملاقات ہوئی اور اس زمانہ کے (مقام جمعہ واقع نجد کے) مشہور صاحب علم عبداللہ بن ابراہیم بن یوسف کے پاس (جو دیار رسول ﷺ میں قیام پذیر تھے) ٹھہرے اور ان سے بعض کتابیں پڑھیں۔ موصوف نے ائمہ سلف کی تصنیفات کا ایک بے بہا اور نادر ذخیرہ جمع کر رکھا تھا۔ انہوں نے شیخ محمد کو نادر کا یہ ذخیرہ دکھایا اور فرمایا کہ ”یہ وہ آلات ہیں جو میں نے اہل نجد کو سر کرنے کے لیے فراہم کیے ہیں۔“ شیخ کو اس مبارک ارادہ اور کتابوں کے اس سرمایہ کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ انشاء قیام ہی میں مشہور علماء عصر محمد حیات سندھی محدث مدنی سے شیخ کا تعارف ہوا، جو مدینہ

منورہ کے رئیس العلماء تھے۔

نجد کی طرف واپسی بصرہ کا سفر اور وہاں سے اخراج

شیخ بیت اللہ اور دیار حبیب کی زیارت کے بعد واپس وطن تشریف لائے تو تھوڑے ہی دنوں کے قیام کے بعد علوم دین کے مطالعہ کے شوق نے دوبارہ رخت سفر باندھنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ اس غرض سے بصرہ تشریف لے گئے۔ وہاں بھی شیخ محمد نے اپنی تحریک دعوت و اصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ شروع رکھا۔ جس سے اہل بصرہ بھی دشمنی پر تل گئے اور سخت سے سخت ایذا میں دیں۔ حتیٰ کہ بصرہ کے بدبختوں نے شیخ کا تمام زاد سفر چھین لیا اور تیز دھوپ و سخت گرمی میں شیخ کو شہر سے نکال باہر کیا۔ شیخ تنہا برہنہ پا بلد زبیر کی طرف چل پڑے لیکن ابھی تھوڑی ہی مسافت طے کر پائے تھے کہ پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے پڑ گئے اور شیخ لاچار ہو کر پتی ہوئی زمین پر گر پڑے، اتنے میں بلد زبیر کے ایک شخص ابو جہد نامی کا، جو مسافروں کو گدھوں پر ادھر ادھر پہنچایا کرتا تھا، اس طرف سے گزر ہوا۔ شیخ کو اس کمبری اور بے ہوشی کے عالم میں دیکھا۔ آپ کے چہرے پر اس حالت میں متانت و وقار اور روحانی جلال و جمال کے آثار ظاہر تھے۔ اس نے انہیں ٹھنڈا پانی پلایا اور گدھے پر بٹھا کر بلد زبیر پہنچا دیا۔

شیخ نے بلد زبیر میں چند دن قیام کے بعد چاہا کہ شام چل کر اپنے اصلاحی کام کا آغاز کریں لیکن بے سروسامانی آڑے آئی۔ چنانچہ نجد کی طرف واپسی کا قصد کیا۔ پہلے احساء آئے اور شیخ عبداللہ بن عبداللطیف، (صاحب فتح المجید شرح کتاب التوحید) کے ہاں چند روز قیام کر کے حریلا اپنے والد کے پاس چلے گئے۔ یہاں زیادہ تر وقت یا تو اپنے والد سے علمی استفادہ میں گزرتا یا علماء حریلا کو جاہلانہ بدعات و رسوم کے خلاف ابھارنے میں۔ جن کے خلاف وہ علماء اپنے منہ سے آواز بھی نکالنے کی سکت نہ رکھتے تھے وہاں شیخ اپنے والد کے اثر و اقتدار کی وجہ سے دشمنوں کی طرف سے بالکل مامون تھے۔

۱۱۳۵ھ میں شیخ کے والد عبدالوہاب کی وفات ہو گئی جس کا شیخ کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ جب ناسور غم مندمل ہوا تو پھر اسی جوش اور سرگرمی کے ساتھ اپنی دعوت توحید اور

اصلاحی تحریک کو آگے بڑھانا شروع کیا اور مشرکانہ رسوم کی مخالفت میں مصروف ہو گئے۔ قبر پرستی کی تمام صورتوں کو بلا خوف و خطر خلاف شریعت اور شرک صریح قرار دیا اور اپنے اس مشن کی تبلیغ و اشاعت میں رؤساء و امراء کی زبردست قوتوں سے بھی ٹکرائے، لیکن پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی۔ نتیجتاً جن دلوں میں قبول حق کی صلاحیت تھی، انہوں نے شیخ کی صداء حق پر لبیک کہی لیکن بالعموم غرض پرست امراء اور جاہل عوام نے ان کی شدید مخالفت کی اور ایذا رسانی پر اتر آئے۔ حریلا میں کوئی متفقہ رئیس نہ تھا۔ گواہل حریلا ایک ہی قبیلہ میں سے تھے۔

لیکن ان کی دو شاخیں ہو گئی تھیں اور دونوں ہی ریاست کی مدعی تھیں۔ بایں وجہ نزاع کی وسیع خلیج ان کے درمیان حائل ہو گئی تھی۔ ایک کے پاس اجڈ غلاموں کی ایک جماعت تھی جن کی شرانگیزیوں نے لوگوں کا قافیہ تنگ کر رکھا تھا۔ شیخ نے ان کے ظلم و ستم کا سدباب کرنا چاہا تو وہ آپ کی جان کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ ایک رات قتل کرنے کے ارادہ سے شیخ کے گھر کی دیواروں پر چڑھ کر انہوں نے گھر کے اندر اتنا چاہا اتنے میں محلّہ کے لوگوں نے دیکھ لیا اور لٹکار کر ان کی طرف دوڑ پڑے۔ غلام ڈر کر بھاگ نکلے۔ شیخ حریلا کی اتار کی اور بدامنی سے پریشان ہو کر اور اپنی زندگی کو ہر وقت خطرہ میں دیکھ کر دوبارہ عیینہ چلے گئے۔

عیینہ کا رئیس اس وقت عثمان بن محمد بن معمر تھا۔ اس نے شیخ کا پرتیاک خیر مقدم کیا، بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا اور ان کی دعوت بھی قبول کر لی۔ اس کو شیخ سے خاصی ہمدردی اور عقیدت ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس نے اپنی بیٹی جوہرہ کا شیخ سے نکاح کر دیا اور ان کے مشن کی حمایت کے لیے پوری طرح کمر ہمت باندھ لی۔ شیخ حالات کو سازگار پا کر عثمان سے یہ کہتے ہوئے سرگرم عمل ہو گئے کہ اگر تم اعلیٰ کلمۃ اللہ میں ثابت قدم رہے، دین الہی کو فروغ دیا اور توحید خالص کی تبلیغ کی تو مجھے قوی امید ہے کہ اللہ رب العزت تمہیں عزت اور خیر و برکت سے بہرہ مند فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

اب شیخ کی آزمائشوں کا نتیجہ ظاہر ہونے لگا۔ رئیس عیینہ کی یہ عقیدت اور حمایت دراصل نبی اعلان نصرت تھا۔ اہل عیینہ کے بیشتر حصہ نے شیخ کی دعوت حق قبول کر لی اور ان کے حلقہ اثر میں داخل ہو گیا۔ عیینہ میں بہت

سے درخت تھے جن کے تقدس کا اہل عیینہ کو یقین اور جن کے وسیلہ حصول مقصود ہونے پر ان کا اعتقاد تھا۔ شیخ نے اپنے نوے وفادار متبعین کے ساتھ جا کر ان درختوں کو جڑوں سے کاٹ گرایا اور ایک بہت بڑے درخت جسے سب سے زیادہ متبرک سمجھا جاتا تھا اور جس کی ایک ایک پتی کا ہر فرد معتقد تھا، شیخ نے اسے بھی قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا پڑھتے ہوئے کاٹ دیا۔ اوہام پرست عوام منتظر تھے کہ اتنے بڑے جرم کی پاداش میں اب کوئی نہ کوئی بلائے ناگہانی آسمان سے نازل ہوا چاہتی ہے۔ لیکن جب کچھ بھی نہ ہوا تو اسے جادو کہنے لگے اور ان کی اندھی طبیعتوں پر حق کا کوئی اثر نہ ہوا۔ شہر حبیلہ میں حضرت زید بن الخطاب کی قبر پر ایک قبہ تھا جس کی توحید کے دعویدار مسلمان "زیارت" اور پرستش کرتے اور اس پر چڑھاوے چڑھاتے تھے، شیخ نے اپنی جماعت کو لے کر اسے اپنے ہاتھوں سے منہدم کر دیا اور اس قسم کے جتنے بھی قبے تھے سب کا استیصال کر دیا۔ آہستہ آہستہ شیخ کے کارناموں کا ملک میں چرچا ہونے لگا اور لوگ حقیقی توحید سے مانوس ہونے لگے۔ لیکن قدرتی طور پر ان محیر العقول واقعات کا عوام کے ذہنوں میں اثر پڑا کہ بہت سوں نے تو ان پیش آمدہ واقعات کو بے بنیاد افواہیں اور ان ہونی باتیں تصور کیا اور جن کے دلوں میں شرک و بدعت کی گہری محبت تھی، انہوں نے علانیہ ان واقعات کی، جو عالم وجود میں آچکے تھے تکذیب کی اور بغض و حسد کے جوش سے استہزاء اور سب و شتم کرنے والا گروہ ان سب سے الگ تھا۔ ایک طرف قدامت پرست عوام کا لالعام نے، دوسری طرف سیاسی اغراض کے حامل امراء و سلاطین نے اس انقلاب انگیز تحریک کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر کان کھڑے کر لیے۔ انہیں اپنے لیے زوال حکومت کا بری طرح خطرہ محسوس ہونے لگا، اس لیے ہر ایک نے اپنے اپنے طور پر اپنی تمام مادی قوتوں اور کمزوریوں کی تمام ممکن تدبیروں کے ذریعہ اس انقلاب کے سیلاب کو روکنا چاہا لیکن ان میں سے کوئی طاقت اور کوئی تدبیر بھی اس کے بہاؤ کو نہ روک سکی۔

پرستش کیے جانے والے قبوں کے انہدام اور "مقدس" درختوں کے استیصال کی خبر جب سلیمان بن محمد رئیس احساء کے کانوں میں پڑی تو وہ فرط غضب سے تمنا

اٹھا اور سخت برہم ہو کر رئیس عینہ عثمان کو ایک تہدید آمیز خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے:

”محمد بن عبدالوہاب کو، جو تمہاری پشت پناہی میں ہے، قتل کر دیا اپنے شہر سے نکال دو چونکہ اس نے تمام عرب کے عقائد بدل دیئے، مقدس درخت کاٹ ڈالے اور صلحاء و اتقیا کے قبے منہدم کر دیئے ہیں، کیا ان گستاخیوں کے بعد بھی وہ گردن زدنی نہیں ہوا؟ اگر تم اس حکم پر عمل نہ کرو گے تو یہاں کے جزیہ کی کل رقم جو تجھے ملتی ہے روک دوں گا۔“

یہ کوئی معمولی رقم نہ تھی۔ اس پر عثمان کی ریاست کا دار و مدار تھا۔ خط پا کر وہ سخت متدد ہوا کہ کیا کرے، اس نے شیخ کو بلایا اور رئیس احساء کا خط دکھایا اور اپنی مجبوری ظاہر کی۔ شیخ نے اسے ہر طرح کا نشیب و فراز سمجھایا اور اس امتحان و آزمائش میں ثابت قدم رہنے کے لیے اس کی ڈھارس بندھائی، لیکن زوال دنیا کا خوف حمایت توحید کے جذبہ پر غالب آچکا تھا، انجام کار اس نے اس معرکہ میں شکست کھائی اور شیخ کو شہر سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔ گویا بھی شیخ کے لیے مصائب کا ایک آدھ امتحان باقی تھا جس میں پورا اترنے کا قضاء و قدر کی طرف سے فیصلہ ہو چکا تھا۔

شیخ کا سفر درعیہ

اب شیخ کے لیے عینہ، حریلا اور احساء میں سے کسی مقام پر بھی امن باقی نہیں رہا تھا۔ اس لیے وہ احساء سے روانہ ہو کر درعیہ آئے اور اپنے ایک دوست عبداللہ بن سولیم کے ہاں مہمان ہوئے۔ وہاں کا امیر اس وقت محمد بن سعود تھا، اس نے اور اس کے بھائی شیمان اور اس کے دیگر احباب و اعزاء نے جب شیخ کی آمد کی خبر سنی تو ان کی تحریک دعوت و اصلاح کے متعلق مفصل معلومات حاصل کیں اور بالآخر ان کے عقیدت کیش ہو گئے۔ امیر درعیہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے اور دعوت کی پر جوش حمایت کا وعدہ کیا، شیخ نے اس لطف و کرم کا شکریہ ادا کیا اور کہا: ”اگر تم نے اللہ کے دین کی حمایت پوری مستعدی سے کی اور کلمہ توحید بلند کرنے میں سرگرم رہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پوری امید ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ مقام عطا کرے گا اور دنیا کی ملوکیت سے سرفراز فرمائے گا۔“

شیخ نے امیر درعیہ کی حمایت حاصل ہونے کے بعد

مشترک قدریں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستانی تحریک اصلاح کے اصل بانی شاہ ولی اللہ دہلوی ہیں اور امام محمد بن عبدالوہاب کے معاصر ہیں۔ دونوں نے دو چار سال آگے پیچھے مسجد نبوی میں تعلیم حاصل کی۔ دونوں وقت کے ناگفتہ بہ حالات سے متاثر ہوئے اور اصلاح کے لیے ملتی جلتی راہیں اختیار کیں۔ یعنی دونوں نے دین مبین کو بدعتوں اور توہمات کی آلائشوں سے پاک کرنے کی کوشش کی، کتاب و سنت کے چشمہ مصفیٰ کی طرف دعوت دینے میں بھی دونوں شریک و سہم ہیں۔ تقلید جامد کے بندھنوں کو توڑنے میں بھی دونوں بزرگ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ سید احمد اور شاہ اسماعیل کی تحریک بھی شاہ ولی اللہ کی تحریک کی ترقی یافتہ صورت تھی۔ جیسے نجد میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک انگریز کے لیے زبردست سیاسی خطرہ تھی، اسی طرح ہندوستان میں تحریک اہل حدیث بھی اس کی سیاسی قوت کے لیے زبردست پریشانی کا باعث تھی، چنانچہ اس نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی۔ محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ساتھیوں کو وہ اسلام سے الگ ایک فرقہ ”دہابی“ قرار دیتا ہے جس کا نبی خود محمد بن عبدالوہاب ہے اور سید احمد بریلوی اس کے معتقد اور مرید ہیں۔ لہذا یہ بھی اسلام سے علیحدہ ایک فرقہ ہے۔

حضرت سید احمد شہید کا سفر حج ان کی زندگی کا ایک معمولی اور دینی واقعہ ہے مگر انگریزی مؤرخین نے اسے ایک انقلابی واقعہ قرار دے کر دعویٰ کیا ہے کہ اسی سفر حج میں سید احمد شہید ارض حجاز سے محمد بن عبدالوہاب سے متاثر ہو کر ان کے عقائد ہندوستان لائے جو واقعات کے سراسر خلاف ہے۔

”ہمارے ہندوستانی مسلمان“ کا مصنف ہنر لکھتا ہے:

سید احمد شہید کے قیام مکہ کے دوران وہاں کے حکام کی توجہ ان کی تعلیمات کی ان بدو قبایلوں کے خیالات سے مماثلت کی طرف منعطف ہوئی جن کے ہاتھوں مکہ کے مقدس شہر نے اتنے مصائب اٹھائے تھے کہ علاقہ یہ طور پر اس کی تحقیر کی گئی اور وہ شہر بدر کر دیئے گئے۔ اس جور و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ہندوستان آئے تو ایک مذہبی خواب میں اور مشرکانہ بد اعمالیوں کے مصالح کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ شیخ محمد عبدالوہاب کے معتقد اور مرید کی حیثیت سے۔

واقعات اس کے خلاف ہیں اور حقائق اس خیال

بے فکری سے توحید الہی، تعلیمات قرآنی اور صحیح اسلامی تہذیب و تمدن کی تلقین و اشاعت شروع کر دی۔ شیخ کی فیض رسانوں سے بہرہ یاب ہونے کے لیے اور دین کی حقیقت و معرفت حاصل کرنے کے لیے نہ صرف امیر اور اہل درعیہ بلکہ دور دراز مقامات کے لوگ حاضر ہو کر اس چشمہ صافی سے فیض حاصل کرنے لگے۔ پھر کیا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے درعیہ کی فضا بد نظمی و بے دینی، رسم پرستی اور جہالت و بدعات کے غبار سے صاف ہو گئی۔ علم و معرفت اور تہذیب اسلامی کا ایک ایک گوشہ شیخ اسلام اور نور توحید سے جگمگا اٹھا۔ علم کے پیاسے اور ہدایت کے طلبگار دوسرے ممالک سے آ کر اپنی پیاس بجھانے لگے۔ طالبان ہدایت کے ہجوم سے مسجدیں معمور ہو گئیں اور قال اللہ وقال الرسول کی سامعہ نواز صدائیں گونجنے لگیں۔ شیخ نے علوم دین پڑھانے کے لیے سلسلہ درس و تدریس کا آغاز کر دیا، جہاں لوگوں کا اس قدر ازدحام ہوتا کہ شیخ شب و روز مصروف درس رہتے۔

شیخ کی اس سعی و عمل اور لگا تار محنت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا کی جس سے نجد کی کایا پلٹ گئی اور اہل نجد کے قلوب شرک و بدعت اور جاہلانہ رسوم و بدعات کی آلائشوں سے بہت جلد پاک اور صاف ہو گئے۔

تحریک کے خارجی اثرات

تیرہویں صدی کے عظیم مصلحین جن میں الامام القاضی محمد بن علی شوکانی ۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ، سید احمد بریلوی ۱۲۰۱-۱۲۳۶ھ، شاہ اسماعیل شہید ۱۱۹۳-۱۲۳۶ھ زیادہ قابل ذکر ہیں، ان کی اصلاحی تحریکات سامنے آئیں تو مخالفین نے ان کے ڈانڈے بھی شیخ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک سے ملانے کی کوششیں کیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بھی کوئی ذہنی جرم نہ تھا مگر حقیقت میں اس مفروضے کی کوئی اصل و اساس نہ ہے بلکہ صرف انگریزی مصنفین کی تصنیفی و تحقیقی ’صافقت‘ ہے۔

بات صرف اتنی ہے کہ ان تمام تحریکات کی بنیاد صرف دو مقدس چیزیں ہیں:

① کتاب اللہ عز و جل۔

② سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خصوصاً ہندوستانی اور نجدی تحریکات میں تو خاص

- ① مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی کی تحفہ حبیب اہل سنت
- ② مولانا ابو عبد اللہ غلام علی قصوری کی اثنا عشریہ
- ③ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری کی الفیہ النبیۃ فی الحج اسبابہا وادبہا (عربی)

- ④ مولانا سید امیر حسن بن میر لیاقت علی میرنی کی "الرد علی المذہب"

- ⑤ مولانا فضل الرحمن مبارک پوری کا رسالہ "اہل بیت"
- ⑥ مولانا ملک عبدالعزیز ملتانی کی "اہل بیت المقبول فی ترجیح مکتب الرسول"

- ⑦ مولانا عبدالوہاب صدیقی دہلوی کی "فیصلہ قرطاس"
- ⑧ مولانا حافظ محمد سلیمان ملتانی کی "خلافت صادقہ"
- ⑨ مولانا ارشد نعیم الدین سہلوی کی "شیعہ سنی مفاہمت ایک جائزہ"

- ⑩ مولانا رفیق احمد سہلوی کی "غبنی کے عقائد و نظریات"
- ⑪ مولانا حافظ محمد نعیم کیرپوری کی کتب "مقاتلات محرم علامہ آحسان الہی ظہیر شہید"

نامور خطیب و مقرر علوم اسلامیہ کے بحر زار بلند پایہ ادیب دانشور اور نثر نگار۔ عربی فارسی انگریزی اور اردو کے مصنف امور صحافت میں یگانہ روزگار بے باک اور جری سیاستدان خطابت میں بے مثال اور منفرد حیثیت کے مالک قادر الکلام متکلم اور معلم جید عالم دین تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء میں بم دھماکہ سے شدید زخمی ہوئے۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو ریاض (سعودی عرب) کے ہسپتال میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی تدفین جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہوئی۔

تصانیف:

- (۱) الشیعہ واہل البیت (عربی)
- اس کتاب میں لفظ اہل بیت کی تحقیق اور دیگر مباحث موجود ہیں۔

- (۲) الشیعہ والسنہ (عربی)

اس کتاب میں شیعہ کی تحریف قرآن اور عبد اللہ بن سبا کے فتنے کا بیان ہے۔ نیز تقیہ کی شرعی حیثیت اور اصحاب ثلاثہ کی خلافت جیسے موضوعات پر تبصرہ۔

دفاع صحابہ کرامؓ

قسط نمبر ۲ (آخری)

جناب عبدالرشید عراقی

تقیدی پہلو کو اختیار کیا اور صحابہ کرامؓ پر بے جا قسم کے اعتراضات کیے تو علمائے اہل حدیث نے ان کو جوابات دیئے۔ ان کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

- ① نواب محسن الملک حیدر آبادی: (پیدائش ۱۸۳۷ء وفات ۱۹۰۷ء) کتاب آیات بینات (۲ جلد) اس کتاب میں رافضیت کا علمی رد صحابہ کرامؓ کی فضیلت اور اہل سنت کی حقانیت واضح کی گئی ہے۔ (مطبوع ۱۳۰۱ھ تا ۱۳۰۴ھ لکھنؤ)

- ② مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کی "جواب شیعہ"
- ③ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کی کتابیں: خلافت محمدیہ خلافت و رسالت الکواکب المہدیہ لازلہ شبہات الشیعہ

- ④ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی کتب: خلافت راشدہ فہمت الذی کفر
- ⑤ مولانا محمد صدیق فیصل آبادی کی کتابیں: سیدہ ام کلثوم بنت علیؓ سیدنا فاروق اعظمؓ کے نکاح میں (مطبوع) اور کشف الاسرار (مطبوع)

یہ کتاب مولوی غلام حسین (شیعہ) کی کتاب "نعیم الابراہ" کے جواب میں ہے۔ شیعہ مصنف نے ۲۲ اعتراضات بصورت سوال کیے ہیں۔ مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ نے ان سوالات کے جوابات شیعہ کتب سے دیئے ہیں۔ مولانا محمد صدیق مرحوم پیش لفظ میں فرماتے ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی انہی کی محفل سنو راتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

نوٹ:

یہ دونوں کتابیں مولانا محمد سلیمان اظہر (ڈاکٹر محمد بہاؤ الدینؒ) نے عمیر اکیڈمی فیصل آباد کے زیر اہتمام شائع کیں۔ (عراقی)

دفاع صحابہ کے سلسلہ میں اہل حدیث کی خدمات:

برصغیر پاک و ہند کے علمائے اہل حدیث کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب بھی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا ان کے حملے کو روکنے کے لیے سب سے پہلے علمائے اہل حدیث میدان عمل میں اترے اور دلائل سے مخافین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ تحریر و تقریر کے ذریعہ مخافین کا رد کیا۔

تقریر:

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۹۴۸ء) سرفہرست ہیں انہوں نے رافضی علماء سے مناظرے بھی کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولانا محمد صدیق فیصل آبادی مولانا ملک عبدالعزیز ملتانی مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز (سرگودھا) مولانا حافظ محمد ابراہیم کیرپوری مولانا سلیم اللہ کیرپوری مولانا محمد یامین محمدی علامہ احسان الہی ظہیر مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی مولانا قاری عبداللطیف فیصل آبادیؒ انہوں نے اپنی تقاریر کے ذریعہ صحابہ کرامؓ کا دفاع کیا اور رافضی علماء کے اعتراضات (جو وہ صحابہ کرامؓ پر کرتے ہیں اور انہیں تنقید کا نشانہ بناتے ہیں) کے دلائل سے جوابات دیئے اور قرآن وحدیث سے صحابہ کرامؓ کی عظمت بیان کی۔

تصنیف و تالیف:

تصنیف و تالیف میں جن علمائے اہل حدیث نے عظمت صحابہ و دفاع صحابہ میں خدمات انجام دیں وہ قدر کے قابل ہیں۔ چند معروف و مشہور علمائے اہل حدیث نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا دفاع، عظمت ان کی سیرت و کردار اور ان کی صداقت و عدالت پر کتابیں لکھیں اور اس کے ساتھ بعض رافضی علماء نے صحابہ کرامؓ پر

کے سامنے جا کھڑے ہوئے لوگ یہ منظر دیکھ کر بڑے متحیر ہوئے۔ مقرر سے فرمایا:

”صدیق کا دفاع صدیق کرنا چاہتا ہے۔“

شیعہ مقرر کا دل گردہ ملاحظہ ہو وہ مائیک چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اور مولانا صدیق کو تقریر کا موقع دیا۔ سامعین نے نہایت بردباری کا ثبوت بہم پہنچایا اور مولانا صدیق نے اپنی تقریر میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خوب دفاع کیا۔

یہ تھا وہ زمانہ..... نہ کسی نے خنجر چلایا نہ ہندوق اٹھائی نہ چمرا ہاتھ میں پکڑا پھر تقریر ختم کر کے وہ وہیں بیٹھ گئے۔ شیعہ مقرر کی تقریر سنی اور جلسہ ختم ہونے کے بعد گھر واپس آ گئے۔ (بزم ارجندناں: ص ۴۹۴/۴۹۹)

مرحوم بھی صاحب مولانا محمد صدیق کے بارے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ

”جہاں تک میں جانتا ہوں وعظ و تقریر اور درس و تدریس و خطابت کے ذریعے انہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی اپنے مسلک (اہل حدیث) کے لیے وہ نہایت غیور اور جری تھے۔“

مولانا محمد صدیق نے ۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

وی پی آر ہا ہے

◎ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

دعاے صحت

◎ مولانا ناصر رشید (سعودی عرب) کی والدہ صاحبہ اور الحاج میاں عبدالرشید مغل کوٹ رادھا کشن کی اہلیہ مختلف عوارض میں شدید علیل ہیں قارئین ان کی صحت کاملہ کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

۴ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ۔ چک نمبر ۴۲۱ گ ب تانڈیا نوالہ ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۹۵۶ء) مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۴ھ) حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) مولانا حافظ عبداللہ بڑھیمالوی (م ۱۹۸۷ء) اور کئی دوسرے اساتذہ کرام سے کی۔

تکمیل تعلیم کے بعد مختلف دینی مدارس میں تدریس فرمائی۔ الجامعہ السلفیہ فیصل آباد میں شیخ الحدیث کے منصب پر بھی فائز رہے۔

مولانا محمد صدیق کو تمام علوم اسلامیہ پہ دسترس حاصل تھی لیکن شیعہ مذہب پر ان کو عبور کامل تھا۔ فن مناظرہ میں امام تسلیم کیے جاتے تھے اور شیعہ علماء سے ان کے بہت مناظرے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر مناظرہ میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔ زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ مخالفین کو ایسے دندان شکن اور مسکت جواب دیتے کہ وہ آپ کی جلالت علمی کی تاب نہ لا کر راہ فرار اختیار کرتا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی (م ۲۰۱۵ء) ان کے علم و فضل، اخلاق و عادات اور جرأت بے باکی اور حق گوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”مولانا محمد صدیق کی خطابت اور تقریر کی بڑی شہرت تھی وہ حاضر جواب مناظر بھی تھے اور شیعہ حضرات کے بعض اہل علم سے ان کے کئی مناظرے ہوئے۔ کتب شیعہ پر ان کی گہری نظر تھی اہل سنت اور شیعہ کے اختلافی مسائل سے وہ خوب آگاہ تھے۔ مولانا محمد صدیق بلند حوصلہ اور جری عالم دین تھے ان کی جرأت و حق گوئی کا ایک واقعہ ہے کہ آپ جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار (جہاں وہ خطیب تھے) میں سکونت پذیر تھے۔ ایک دفعہ مسجد کے کچھ فاصلے پر رات کے وقت شیعہ حضرات کا جلسہ ہو رہا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے مقرر کی آواز مولانا کے گھر پہنچ رہی تھی اور مولانا تقریریں کر رہے تھے۔ مقرر نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تنقید کی۔ مولانا اسی وقت گھر سے نکلے اور جلسہ گاہ میں پہنچ کر مقرر کے ساتھ مائیک

اس کے علاوہ علامہ صاحب مرحوم کی فرق باطلہ کے بارے دیگر کتب درج ذیل ہیں:

(۳) الشیعہ والقرآن (عربی)

(۴) الشیعہ والتشیع (فرق و تاریخ) (عربی)

(۵) البہائیہ..... نقد و تحلیل (عربی)

(۶) البابیہ..... عرض و نقد (عربی)

(۷) بین الشیعہ والاہل السنۃ (عربی)

(۸) الاسامی علیہ (عربی)

مولانا محمد صدیق آف سرگودھا:

مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز کنیت ابوالاسلام ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء قریہ فیروز والی ضلع فیروز پور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اساطین علم و فن بحر العلوم شیخ الاسلام مجتہد العصر مفتی جماعت اہل حدیث حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) شیخ الحدیث جامع معقول و منقول صاحب تصانیف کثیرہ سابق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا ابوالخیر محمد اسماعیل سلفی بن مولانا محمد ابراہیم (م ۱۹۶۸ء) حضرت العلام شیخ العرب والعجم استاذ العلماء مجتہد العصر مفتی جماعت اہل حدیث مولانا حافظ ابوعبداللہ محمد بن فضل الدین گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء) سے علوم عالیہ و آلیہ میں استفادہ کیا۔

علوم اسلامیہ میں مکمل دسترس حاصل تھی علم الفرائض میں ان کو ید طولی حاصل تھا۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء) فرمایا کرتے تھے کہ ”مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز علم الفرائض میں اتھارٹی ہیں مجھ سے علم الفرائض کے بارے میں جو استفتاء کرتے ہیں وہ میں مولانا محمد صدیق کو سرگودھا بھیج دیتا ہوں اور بعد میں الاعتصام میں اسے شائع کرتا ہوں۔“

مولانا محمد صدیق نے ۱۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو سرگودھا میں رحلت فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کا فتویٰ ہے:

”جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں حسن ظن نہیں رکھتا اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔“

مولانا محمد صدیق فیصل آبادی:

مولانا محمد صدیق بن دارا خاں مرحوم

سی پیک منصوبے کے خاتمے کے مطالبے سے بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے سی پیک منصوبے کے خاتمے کے مطالبے سے بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے۔ مودی کی طرف سے چینی وزیر خارجہ سے منصوبے کے خاتمے کا مطالبہ کر کے پاکستان سے روایتی دشمنی کا مظاہرہ کیا گیا۔ بلوچستان میں تحریک کار کی واقعات کا مقصد بھی سی پیک منصوبے کو ناکام بنانا ہے۔ برہنہ میں پاکستانی کیونٹی کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ بھارت کو پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے منصوبے ہضم نہیں ہو رہے۔ بھارت نے نرالی منطق پیش کی ہے کہ منصوبہ تنازعہ علاقہ کشمیر سے گزر رہا ہے، وہ شائد بھول گیا ہے کہ اس نے کشمیر پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جسے یو این او کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا تھا۔ مودی جس علاقے کو اپنا کہہ رہے ہیں وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سب سے بڑا تنازعہ ہے۔ اس کا کس بھی اقوام متحدہ میں بھارت ہی لے گیا جس کا حل اقوام متحدہ نے کشمیر میں رائے شماری تجویز کیا ہے تو اس پر عمل کیا جائے۔ کشمیریوں کو ان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے دیا جائے۔ بھارت اس پر عمل کرنے سے ہٹا رہا ہے۔ جہاں تک اقتصادی راہداری منصوبہ کی بات ہے تو وہ پاکستان کے خوشحال مستقبل کی نید ہے۔ پاک چین دوستی اور اس کا تعاون مثالی ہے۔ بھارت کا جھوٹا پراپیگنڈہ اور بغض ان منصوبوں کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ دریں اثنا ایک وفد سے گفتگو کے دوران پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دشمن ہمیں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سیاسی و عسکری قیادت کے درمیان ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ فوج کی قربانیوں کا اعتراف نہ کرنا غیر مناسب رویہ ہے۔ ہمیں فوج اور سکیورٹی اداروں کا مورال بلند رکھنا چاہیے۔ آپس کے تنازعات سے دہشت گرد عناصر کو تقویت ملتی ہے۔ تاہم سول و عسکری اداروں کے درمیان انٹیلی جنس شیئرنگ ناگزیر ہے۔ جو کزوریاں ہیں انہیں دور کرنا ہوگا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ آخری مرحلے میں ہے۔ اس موقع پر قومی سطح پر زیادہ یکجہتی کی ضرورت ہے۔

دہشت گرد دندناتے پھر رہے ہیں اور ہم ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہیں۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کا نشانہ سب سے زیادہ مذہبی طبقہ بنا کر ہم نے قومی مفاد کی خاطر اسے قبول کیا۔ مدرسہ ریفارمز میں حکومت کا ساتھ دیا۔ مگر اسکے باوجود بے گناہوں کو مسجدوں اور مدرسوں میں نماز کی حالت میں گرفتار کیا گیا اور دو دو سال تین تین سال تک نامعلوم مقامات پر تعینات کے بعد چھوڑا گیا جبکہ بعض ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ہمارا کل بھی یہ موقف تھا کہ جو مجرم ہے اسکے خلاف کارروائی ہونی چاہیے مگر بے گناہوں کو بلا وجہ سالہا سال تک غائب رکھنا اور ذہنی و جسمانی اذیت سے دوچار کرنا کہاں کی انسانیت ہے؟۔ رہائی کے بعد بعض نوجوان نفسیاتی اور ذہنی مریض بن گئے ہیں۔ بریڈ فورڈ کی مرکزی مسجد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب اور وفد سے گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں دہشت گرد دندناتے پھر رہے ہیں اور ہم ایک دوسرے کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ اگر قوم دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے حکمرانوں اور عسکری قائدین کے اعلان کردہ اب تک کے اقدامات پر مطمئن ہوتی تو آج لوگوں کے چہروں پر خوف و ہراس کے بجائے اطمینان و اعتماد کی جھلک اجاگر نظر آتی، مگر دہشت گرد گروہ اتنے منظم اور ان کا نیٹ ورک اتنا مضبوط ہے کہ وہ ہماری سکیورٹی ایجنسیوں کو بھی دھوکہ دینے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اپنے ہر متعینہ ہدف تک پہنچ کر دہشت گردی یا خودکش حملے کی واردات کی صورت میں حکومتی ریاستی اتھارٹی اور سکیورٹی اداروں کی صلاحیتوں کو بھی مسلسل چیلنج کر رہے ہیں۔ سکیورٹی اداروں کی خامیاں دور کرنا کسی کی اتنا کا نہیں ملک کے مستقبل کا معاملہ ہے۔ کوئٹہ میں دہشت گردی کی وارداتوں سے ہمارے سکیورٹی اداروں میں موجود خامیاں اور کمزوریاں مزید اجاگر ہو گئی ہیں۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ پاک فوج اور سکیورٹی اداروں کی قربانیوں کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر دہشت گرد آج اس طرح حکومتی ریاستی اتھارٹی کو چیلنج کرتے نظر آ رہے ہیں اور ہماری انٹیلی جنس ایجنسیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں تو ہمارے سکیورٹی انتظامات میں کہیں نہ کہیں تو کوئی گڑبڑ ہے جس سے دہشت گردوں کو فائدہ اٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ اگر دہشت گردی کی جنگ میں سکیورٹی اداروں اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے کردار پر سوال اٹھ رہے ہیں تو اس کا جواب تو دینا پڑے گا۔ بیرونی مداخلت بھی اگر ہوتی ہے تو یہ ہم سب کے المیہ کی بات ہے اس کو دور کرنا بھی سکیورٹی اداروں کا کام ہے۔ یہ کسی مسجد کے مولوی یا مدرسہ کے استاد کا کام تو نہیں ہے۔

حکومت نے حجاج کرام کو سہولتیں دے کر وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئر مین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حکومت نے حج آپریشن کو کرپشن فری اور کم بجٹ میں بہترین سہولتیں دے کر قوم سے کیا گیا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ وہ مسلم لیگ (نون) یوتھ ونگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری چوہدری کاشف نواز رندھاوا کی رہائش گاہ پر کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مخالفین کے پاس ملکی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی ایجنڈہ نہیں جبکہ موجودہ ترقی اور سیاسی استحکام کو سبوتاژ کرنے کا مقصد پاک چائنا تعلقات کو خراب کرنا ہے جس میں بیرون ملک کے ساتھ ساتھ اندرون ملک کی بعض طاقتیں بھی ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے عہدے کے تقاضے کے مطابق مخالفین کی بے جا تنقید کو برداشت کرتے ہوئے صرف اپنی کارکردگی پر توجہ مرکوز کر رکھی ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے اکاؤنٹس پاکستان کو ایک ابھرتی ہوئی معیشت کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث مسلم لیگ نون کی فطری اتحادی ہے۔ 2018ء کا الیکشن بھی مل کر لڑیں گے۔ کاشف نواز رندھاوا نے اس موقع پر کہا کہ یوتھ ونگ مسلم لیگ کی قیادت کے شانہ بشانہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ مسلم لیگ اور مرکزی جمعیت کے راہنما پروفیسر نجیب اللہ طارق، حافظ شفیق کاشف، حافظ شریف، حامد ونیس، ضیاء بٹ، سہیل سرور، حافظ خالد محمود، چوہدری اسلم جٹ اور دیگر بھی اس موقع پر موجود تھے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورہ گلیات

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے جام پور راجن پور کا دورہ فرمایا۔ جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور میں امیر ضلع مولانا محمد لیلین راہی، مولانا محمد اسماعیل ساجد، حافظ عبدالرحمن سلفی، ناظم ضلع راجن پور کی قیادت میں ذمہ داران سمیت کارکنوں کی بڑی تعداد نے اپنے قائد کا استقبال کیا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث میدان عمل میں ہے۔ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے اپنی ہر چیز قربان کرنے کو تیار ہیں۔ یہود و ہندو اسلام کے قلعہ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان میں انتشار پھیلانے کے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک اور صیہونی طاقتور کو عرب کے صحراؤں اور پہاڑوں کی ضرورت نہیں انہیں صرف حرمین شریفین تک رسائی میں دلچسپی ہے۔ ہم ان کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے سینئر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں تحفظ حرمین شریفین تحریک شروع کر دی ہے۔ پورے ملک میں احتجاجی پروگرام جاری ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی امیر مولانا محمد لیلین راہی، ناظم حافظ عبدالرحمن سلفی نے کہا کہ ہم مرکز کے حکم پر لبیک کہیں گے۔ اسی دورہ کے موقع پر ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم مرکز سے جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور کے طالب علم حافظ محمد عدیل نے ملاقات کی اس طالب علم نے آنکھوں کی بینائی کم ہونے کے باوجود میٹرک کے امتحان میں پورے بورڈ ڈیرہ غازی خان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اس طالب علم ان کے والد جامعہ محمدیہ اہل حدیث کی انتظامیہ کو مبارکباد اور عادی اور طالب علم کے والد ماسٹر محمد اختر سے کہا کہ بچے کو ایف اے کروالیں مرکزی جمعیت اہل حدیث اسے جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں داخلہ لے کر دے گی۔ اس پر سب ذمہ داران نے ناظم اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعاؤں کے ساتھ قائد محترم کو مرکز اہل حدیث جام پور سے الوداع کیا۔

اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کانفرنس اور ناظم اعلیٰ مرکزیہ کے طوفانی دورے

آج سے ایک ماہ قبل اسلام آباد G6 مرکز الہدیث میں قائدین مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب، شیخ علی محمد ابوتراب، علامہ عبدالعزیز حنیف، پروفیسر عبدالستار حامد، میاں محمود عباس، پروفیسر یاسین ظفر، حافظ محمد شریف، پروفیسر نجیب اللہ طارق، مصطفیٰ چوہان، مولانا سرفراز خان فاروقی، مولانا حافظ عبدالحمید عامر، مولانا حافظ عبدالباسط، مولانا سجاد الرحمن، حافظ مقصود احمد اور اہم افراد مع اپنی کابینہ کے شریک ہوئے۔ اجلاس میں خصوصی شرکت کیلئے حافظ عبدالغفار (آف لاہور) بھی تشریف لائے۔ اس اہم ترین اور ہنگامی اجلاس میں طے پایا کہ 21 اگست بروز اتوار دن 11 بجے کنونشن سینٹر اسلام آباد میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی اتحاد امت و عظمت حرمین و شریفین کانفرنس منعقد کی جائے۔ اجلاس میں کثرت رائے سے اس کانفرنس کی منظوری دی گئی اور احباب جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ طور پر ناظم اعلیٰ مرکزیہ اور علامہ عبدالعزیز حنیف صاحب کی زیر نگرانی ابتدائی اجلاس ہوا جو بعد نماز مغرب شروع ہو کر رات 12 بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس طویل اجلاس میں مندرجہ ذیل چار اہم ترین کمیشن تشکیل دی گئیں: **مرکزی کمیٹی**..... علامہ عبدالعزیز حنیف صاحب (چیرمین)، شیخ علی محمد ابوتراب صاحب، حافظ عبدالستار حامد صاحب، پروفیسر یاسین ظفر صاحب، حافظ مقصود احمد صاحب، سید عتیق الرحمن شاہ کشمیری، حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی کے اب تک 2 کامیاب اجلاس ہو چکے ہیں، تیسرا اہم اور حتمی اجلاس 16 اگست بروز منگل بعد نماز عصر اسلام آباد میں ہوا۔ **مالیاتی کمیٹی**..... حافظ عبدالغفار صاحب (چیرمین)، کاشف نواز زہداد صاحب، ملک سلیمان صاحب، پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب، مولانا ابوبکر صدیق صاحب اسلام آباد اس میں شامل ہیں۔ **مذہبی کمیٹی**..... فیض کاشف صاحب (چیرمین)، کاشف نواز زہداد صاحب، حافظ سجاد احمد صاحب، خالد سیال صاحب، پروفیسر عامر حفیظ صاحب، ڈاکٹر تنویر قاسم صاحب شامل ہیں۔ **رابطہ کمیٹی**..... سید عتیق الرحمن شاہ کشمیری (چیرمین)، حافظ عبدالستار حامد صاحب، حافظ مقصود احمد صاحب، حافظ عبدالحمید عامر صاحب، مولانا سجاد الرحمن صاحب، مولانا اکرم شاہ صاحب، مصطفیٰ چوہان صاحب، مولانا سرفراز خان فاروقی، مولانا عتیق الرحمن آف گلیات شامل ہیں۔ **استقبالیہ کمیٹی**..... چوہدری محمد یوسف صاحب اور مولانا عبدالروف صاحب اسی اجلاس میں ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے طے کیا کہ مختلف علاقوں میں ہنگامی بنیادوں پر دورے کئے جائیں جس میں ناظم اعلیٰ ضرور شریک ہوں اور جماعتی حضرات سے رابطہ کیا جائے چنانچہ بروز منگل 9 اگست بعد نماز عصر آپ اسلام آباد سے فیصل آباد روانہ ہوئے جہاں حافظ صاحب کا مقامی جماعت کے علمائے کرام اور تاجر حضرات نے بھرپور استقبال کیا۔ کاشف نواز زہداد صاحب، شفیق کاشف صاحب، حافظ عبدالغفار صاحب اور جامعہ سلفیہ کے اساتذہ نے کانفرنس کے انعقاد کو خوشامد اور بھرپور حاضری کا یقین دلایا۔ ناظم اعلیٰ صاحب کی آمد پر اہل فیصل آباد نے 40 بسوں پر مشتمل قافلے کی صورت میں شرکت کا اعلان کیا، اہل فیصل آباد کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا۔ اجلاس کے آخر میں شرکاء کی خوب تواضع کی گئی جو ناقابل فراموش ہے، یوں رات 1 بجے ناظم اعلیٰ صاحب اسلام آباد واپس پہنچے۔ 11 اگست بروز جمعرات بعد نماز عصر ہزارہ ڈویژن صوبہ خیبر پختونخواہ کی میٹنگ کیلئے مرکزی ناظم اعلیٰ روانہ ہوئے جہاں 2 پروگرام ترتیب دئے گئے تھے۔ پہلا پروگرام مولانا عبداللہ رحیم اللہ کے جامعہ سلفیہ میں منعقد ہوا جس میں علمائے کرام احباب جماعت، تاجر حضرات اور صحافیوں نے شرکت کی۔ مولانا حافظ عبدالوحید صاحب انجینئر حافظ عبدالباری صاحب نے قائد مرکزیہ حافظ عبدالکریم صاحب کا بھرپور استقبال کیا۔ اجلاس میں مولانا عبداللہ کے دونوں صاحبزادوں نے بعد احباب مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا۔ پروگرام کے اختتام پر حافظ عبدالکریم صاحب نے پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے مرکزی جمعیت الہدیث کا بین الاقوامی حالات اور کشمیر کے مسئلے پر جماعتی موقف پیش کیا۔ دوسری میٹنگ مرکزی جمعیت الہدیث ضلع ہری پور کے امیر مصطفیٰ چوہان صاحب کے عالی شان مہمان خانے میں ہوئی جہاں احباب جماعت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ضلعی شورٹی، علمائے کرام اور احباب جماعت نے نہایت محبت کے ساتھ ناظم اعلیٰ صاحب کی گفتگو کو سنا۔ اجلاس سے مولانا فضل الرحمن مدنی امیر صوبہ، حاجی گلزمان صاحب نے بھی خطاب کیا۔ ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں جماعتی زندگی پر بھرپور زور دیا اور مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان کے مشن اور موقف کو بڑے جامع الفاظ میں بیان کیا اور کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی، اس مبارک موقع پر لوگوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ حافظ عبدالکریم صاحب کی ترغیب پر حاجی گلزمان صاحب ناظم صوبہ نے کانفرنس میں بھرپور شرکت کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ عہدہ بھی دیا کہ احباب جماعت کے آنے جانے کے تمام اخراجات وہ خود برداشت کریں گے جس پر ناظم اعلیٰ صاحب نے ان کی تحسین کی یوں یہ اجلاس رات 10 بجے مصطفیٰ چوہان صاحب کے گھر پر مختلف ضیافت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، حافظ عبدالکریم صاحب رات اسلام آباد تشریف لے گئے۔ اگلے دن 12 اگست بروز جمعہ المبارک اہل گلیات کے پرزور اسرار پر حافظ عبدالکریم صاحب، علامہ عبدالعزیز حنیف صاحب اور اہم افراد مع اپنی کابینہ نے ناظم اعلیٰ صاحب سے ملاقات کی اور ان کا ہدایات جاری فرمائیں پھر کالاباغ جامع مسجد الہدیث میں خطبہ جمعہ کیلئے روانہ ہوئے۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں تجبہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ شاہ کوٹ میں

۱۲ اگست کا دن جمعہ المبارک تھا خطبہ جمعہ کے لیے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکز یہ مولانا محمد نعیم بٹ شاہ کوٹ تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کی از سر نو تعمیر مکمل ہونے پر افتتاحی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کا عنوان تھا ”امن پسند کون؟ دہشت گرد کون اور جس پر قرآن و سنت اور تاریخ کی روشنی میں انہوں نے ثابت کیا کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے اور مسلمان امن پسند ہوتا ہے۔ اسلام غیر مسلم اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور انہیں سکون سے جینے کا حق بھی دیتا ہے۔ پھر اسلام تلوار کے زور پر نہیں پھیلا بلکہ اپنی حقانیت کے سبب پھیلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے چین اور سسلی کے علاقہ پر تقریباً آٹھ سو سال حکومت کی تو کبھی کسی کو تشدد اور دباؤ سے مسلمان ہونے کے لیے مجبور نہیں کیا۔ بلکہ غیر مسلم شہادتیں موجود ہیں جنہوں نے اقرار کیا کہ لوگوں نے مسلمانوں کے حسن سلوک اور اخلاق و کردار کو دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے بڑے ہی مؤثر انداز میں انہیں یہودی حلیف کا واقعہ پیش کیا جس نے مسلمانوں کی حمایت میں جنگ میں حصہ لیا اور مارا گیا۔ اس سے قریب المرگ انتہائی زخمی حالت میں پوچھا گیا۔ تیری اولاد اور کوئی وارث نہ ہے تو تیری وراثت کا وارث کون ہوگا؟ اس نے آخری سانسوں میں کہا کہ میری جائیداد کے وارث محمد ہی ہوں گے جن کے قدم بہ قدم میں جنگ لڑ رہا ہوں۔ یہ تلوار اور تشدد کا زور نہ تھا بلکہ آپ ﷺ کی صداقت، عظمت، حسن اخلاق اور کردار کا کمال تھا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آج بھی صوبہ سندھ میں ہندو پراپرٹی کے وارث ہیں اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سکھ اور عیسائی بھی پورے حقوق کے ساتھ وطن عزیز میں اطمینان بخش زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کوئی ظلم و زیادتی قدغن اور ٹھکن تک محسوس نہیں کر رہے بلکہ پوری دنیا میں جہاں مسلم حکومتیں ہیں اور وہاں غیر مسلم اقلیت میں ہیں وہ کہیں بھی ظلم کا نشانہ نہیں بنتے۔ اس کے برعکس جہاں غیر مسلم حکومتیں ہیں اور مسلمان اقلیت میں ہیں ان کی بے بسی، مظلومیت آنسو اور

پینا سب دیکھ رہے ہیں۔ ان کی آہیں سسکیاں اور پھر آخری ہچکیاں سب سن رہے ہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ غزال ایک اور شکاری کئی ہیں اور شکار صرف مسلمان ہے۔ کشمیر ہوتب بھی، فلسطین ہوتب بھی، برما ہوتب بھی عراق ہوتب بھی افغانستان ہوتب بھی شکار مسلمان ہیں اور شکاری غیر مسلم ہیں۔ وہ کسی بھی رنگ اور روپ میں ہوں عیسائی ہوں، یہودی ہوں، بدھ مت ہوں وغیرہ وغیرہ۔ نتیجہ تو صاف ظاہر ہے کہ دہشت گرد کون ہے؟ جو کٹ رہا ہے وہ دہشت گرد نہیں۔ جو بے گنا ہوں، بے تفسیروں کو کاٹ رہا ہے اصلی اور بڑا دہشت گرد وہی ہے۔ اس کا نام امریکہ ہو، اسرائیل ہو یا بھارت ہو۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے چند تاریخی حقائق بطور ثبوت پیش کیے جن کا انکار ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ عراق جنگ میں امریکی جرائم کی فہرست بہت طویل ہے۔ قتل و غارت کے واقعات میں ایک مختاطہ اندازے کے مطابق دس لاکھ افراد آتش و آہن کی نذر ہوئے۔ ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۹ء میں روس نے افغانستان میں پندرہ لاکھ مسلمان شہید کیے۔ سات اکتوبر ۲۰۰۱ء تا ۱۲ نومبر ۲۰۰۱ء صرف ایک ماہ پانچ دن میں امریکہ نے افغانستان میں نوے ہزار مسلمان مرد عورتیں اور بچے شہید کیے۔ اسی طرح اپریل ۱۹۹۲ء تا ستمبر ۱۹۹۲ء صرف چھ مہینوں میں بوسنیا کے اندر اڑھائی لاکھ مسلمان شہید کیے گئے اور اس سے دو گنے بے گھر کیے گئے۔ ۱۹۸۲ء میں اسرائیل نے فلسطین کے شہروں صابرہ اور حنیلہ کے کمپوں میں پچاس ہزار مسلمان شہید کیے۔ یوگوسلاویہ میں کیونسٹوں نے اپنے دور میں چوبیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اور سترہ ہزار دینی مدارس اور مساجد کو مسمار کیا۔ جدید تہذیب و تمدن کے بڑے علمبردار امریکہ نے ۱۹۳۵ء میں جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر بھری آبادی کے ان دونوں شہروں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ یہ ہے لبرٹی اینڈ جسٹس کا علمبردار۔ بغل میں چھری منہ میں رام رام۔ بٹ صاحب نے جنگ عظیم اول اور دوم کا بھی تذکرہ کیا اور کہا کہ پچیس سالوں میں امریکہ اور اسرائیل چودہ مسلم

ممالک پر بمباری کر چکا ہے۔ فیصلہ تو ہو گیا، کون امن پسند اور کون دہشت گرد ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے دامن میں گنجائش نہیں ورنہ سفاکی، بربریت، ظلم و تشدد، قتل و غارت گری اور دہشت گردی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جس کا نشانہ حضرت انسان بالخصوص مسلمان بنا اور مجرم غیر مسلم ہے۔ نماز جمعہ کے بعد دعائے خیر ہوئی جس میں لوگ آہوں کے ساتھ آنسو بہا رہے تھے اور مالک حقیقی کو منارہے تھے۔ اس کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس شاہ کوٹ کے زیر اہتمام اظہار یکجہتی کشمیر اور تحفظ حرمین شریفین ریلی کا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ تمام احباب ریلی کے لیے جمع ہوئے اتنے میں دوسری مساجد کے خطباء عظام اور عوام بھی آن ملے اور ایک بڑی ریلی کی صورت میں مین بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ ریلی میں نو جوانوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور یوتھ فورس اور پاکستانی جہنڈوں کے علاوہ آزادی کشمیر اور تحفظ حرمین کے کتبے اٹھا رکھے تھے۔ ریلی کی قیادت مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ و چیئرمین کشمیر کمیٹی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، محترم ڈاکٹر شہباز احمد بھٹی امیر تحصیل حکیم عرفان اللہ طاہر ناظم شاہ کوٹ، ڈاکٹر ممتاز احمد مغل، جناب ذوالفقار احمد بھٹی جنرل سیکرٹری AYF کر رہے تھے۔ جبکہ محترم حاجی عبدالغفار، حاجی افتخار احمد پٹواری، حاجی محمد رفیق، حاجی محمد ارشد، شیخ محمد طاہر، شہزاد احمد مغل خاص دلچسپی سے سرپرستی فرما رہے تھے۔ ریلی کا نظم و ضبط اور مکمل کنٹرول یوتھ فورس کے شاہینوں عبدالقدیر، محمد شاہد بٹ، محمد علی چیمہ، حمزہ شیخ اور قاری زبیر احمد مجاہد کے برادر اصغر عبدالرؤف آف حبیب آباد سنبھالے ہوئے تھے۔ ریلی جب محمدی چوک پہنچی تو امیر تحصیل نے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا جس میں انہوں نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد اور جہاد کی ترغیب دی، اللہ پر توکل اور صالح اعمال کو کامیابی کا زینہ قرار دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے لیے گھنٹہ گھر چوک رکے جہاں مقررین نے حرمین شریفین، کشمیری حریت پسندوں، نفاذ اسلام اور اغوا ہونے والے بچوں کے دگی والدین کی حمایت میں گفتگو کی اور زور و شور سے بھر پور نعرہ بازی کی۔ ریلی کا آخری پوائنٹ بلدیہ چوک تھا۔ پروگرام کا آغاز

نہرو نے اپنی پارلیمنٹ میں ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء کو اس پر عمل کا اعلان کیا تھا مگر آج تک انڈیا طاقت، فوج، ظلم و تشدد کی بنیاد پر بد معاشی کر رہا ہے۔ اس ظلم کے منہ کے وقت آگیا ہے اب انڈیا اپنی سالمیت کی فکر کرے۔ کشمیریوں کا لہو رنگ لا رہا ہے۔ شدید گرمی اور سخت دھوپ میں نیلے آسمان تلے نوجوان اور بزرگ جھنڈے لہراتے ہوئے بار بار نعرہ بلند کر رہے تھے کشمیر سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ۔ حریمین سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ دعائے خیر پر ریلی کا اختتام ہوا۔ شرکاء کی مقامی جماعت نے تواضع کی اور لوگ گھروں کو لوٹے۔

میں ایک عظیم الشان تاریخی کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے جو اپنی مثال آپ ہوگی۔ انہوں نے اظہارِ بیعتِ کشمیر کے حوالہ سے فرمایا کہ کشمیری عوام اپنے حقوق کے لیے کوشاں ہیں لیکن بھارتی درندے انہیں جبراً خاموش کرنا چاہتے ہیں مگر ایسا ممکن ہی نہیں۔ سالہا سال کے جبر و تشدد دہشت گردی، قتل و غارت گری اور قید و بند کی صعوبتوں نے ان کے جذبہ کو مزید جوان کیا ہے۔ ہم ان کے جذبہ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اپنی خدمات اور دعائیں ان کے نام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ جنوری ۱۹۴۹ء کی اقوام متحدہ کی منظور شدہ قرار داد کے مطابق بھی آزادی کشمیریوں کا حق ہے۔ اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لعل

قاری عبید اللہ نے تلاوت قرآن مجید سے کیا اور مولانا قاری سلیم اشرف نے بڑا مؤثر خطاب فضیلتِ حریمین شریفین کے عنوان پر کیا اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا اعلان کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی بٹ صاحب کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں حریمین شریفین سے ایمانی تعلق اور رشتہ بیان کیا اور کہا کہ جنت کو براستہ حریمین ہی پہنچا جاسکتا ہے آج اغیار اس کے خلاف سازشوں کا جال بن رہے ہیں۔ امت مسلمہ کسی بھی صورت ایسے مذموم مقاصد پورے نہ ہونے دے گی۔ بٹ صاحب نے بتلایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ۲۱ اگست بروز اتوار ۱۱ بجے کنونشن سنٹر اسلام آباد

توسیع اشاعت

○ ہفتہ رفتہ میں جناب مولانا خالد محمود اظہر آف ڈیرہ غازی خاں نے کلیہ البنات میں 50 عدد جناب مولانا بلال ثاقب آف وہاڑی نے 50 عدد جناب مولانا حافظ عامر صدیقی رئیس جامعہ محمدیہ خاچور نے 50 عدد جناب ایم این اے سلفی آف اسلام آباد نے 38 عدد نئے رسالے جاری کروائے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

پروفیسر احسان اللہ فاروقی کی مرکزی دفتر آمد

○ جمعیت اساتذہ پاکستان کے سابق سیکرٹری جنرل جناب پروفیسر احسان اللہ فاروقی (جوہر آباد) 13 اگست کو مرکزی دفتر تشریف لائے۔ اس دوران انہوں نے جمعیت اساتذہ پاکستان کے صدر پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر سے ملاقات کی۔ فاروقی صاحب سے تنظیمی امور اور سرگودھا ڈویژن کی تنظیم سازی میں مشاورت ہوئی انہوں نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

منجانب: محمد طارق جاوید، ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

استحکام پاکستان کانفرنس

○ 14 اگست 2016ء اہل حدیث یوتھ فورس فیروز ڈوٹو اس کے زیر اہتمام استحکام پاکستان کانفرنس مسجد عبداللہ کپٹن میں زیر اہتمام پروفیسر عبد الرحیم اشرف منعقد ہوئی جس میں امیر تحریک الجہادین شیخ جمیل الرحمن، پروفیسر عتیق اللہ عمر صدر جمعیت اساتذہ پاکستان، مولانا بنیامین عابد، پروفیسر جارا اللہ ضیاء انس عمران، عمران ڈو دیگر نے خطابات کیے۔ کانفرنس حاضری اور انتظامات کے لحاظ سے کامیاب رہی۔

حافظ یاسر حسن کھرل، صدر AYF فیروز ڈوٹو اس، شیخ پورہ

اخبار الجماعۃ

ناظم اعلیٰ صاحب کا دورہ ضلع ایبٹ آباد

12 اگست 2016 بروز جمعہ المبارک مرکزی جمعیت ایبٹ آباد پاکستان کے قائدین جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کی قیادت میں کالا باغ گلیات تشریف لائے۔ اس قافلہ میں جماعت کی بزرگ شخصیت علامہ عبدالعزیز حنیف سینئر نائب امیر مرکزیہ، اور مولانا سید عتیق الرحمن شاہ محمدی بھی شامل تھے۔ کالا باغ پہنچنے پر جماعتی اراکین اور یوتھ فورس کے نوجوانوں نے قائدین کا پر تپاک استقبال کیا۔ 12 اگست کا خطبہ جمعہ المبارک ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ نے مرکزی جامع مسجد کالا باغ میں ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں ناظم اعلیٰ نے مرکزی جمعیت ایبٹ آباد کی عالمی سطح پر خدمات کو پیش کیا اور فرمایا کہ مرکزی جمعیت ایبٹ آباد وہ واحد جماعت ہے کہ جس نے دنیا کے کونے کونے میں دعوت قرآن و سنت کو عام کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے امت مسلمہ کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور پاکستان کو درپیش مسائل سے عوام کو آگاہ کیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد مولانا فضل الرحمن مدنی امیر خیر پختونخوا نے ناظم اعلیٰ کی ضلع ایبٹ آباد آمد کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ضلع ایبٹ آباد، تحصیل ایبٹ آباد، یوتھ فورس ایبٹ آباد اراکین شوری ضلع ایبٹ آباد، علمائے کرام اور ذمہ داران کا اجلاس ہوا جس میں ضلع ایبٹ آباد کی جماعتی کارکردگی، مولانا اورنگزیب ناظم ضلع اور قاری عبدالحفیظ ناظم تحصیل ایبٹ آباد، اور آصف مسعود صدر یوتھ فورس نے پیش کی۔ اس اجلاس میں مولانا محمد صدیق امیر ضلع، مولانا الیاس مشتاق امیر تحصیل ایبٹ آباد، مولانا محمد فاروق ناظم تعلیمات صوبہ خیر پختونخوا، مولانا قاری رشید احمد، مولانا عتیق الرحمن نائب امیر ضلع، مولانا یاسر یوسف نائب امیر تحصیل ایبٹ آباد، حاجی محمد بشیر ناظم مالیات ضلع اور حاجی محمد یعقوب ناظم مالیات تحصیل ایبٹ آباد، مولانا محمد یوسف خلیفہ مسجد خلد، مولانا محمد صدیق، مولانا شاہد، سردار عبدالغفور چیمبر مین مصالحتی کمیٹی، حافظ ذیشان صدر ایبٹ آباد یوتھ فورس ضلع، آصف مسعود صدر ایبٹ آباد یوتھ فورس تحصیل ایبٹ آباد، طاہر گل جنرل سیکرٹری تحصیل ایبٹ آباد، حافظ مظہر، مولانا حافظ عثمان، مشتاق سلفی، مولانا محمد عرفان، مولانا محمد رفیق، قاری محمد رفیق، اور اراکین مجلس شوری ضلع ایبٹ آباد و ذمہ داران ایبٹ آباد یوتھ فورس، علمائے کرام نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس میں عظمتِ حریمین شریفین کانفرنس کی کامیابی کیلئے شیڈول طے پایا، ضلع ایبٹ آباد سے کثیر تعداد میں کانفرنس میں شرکت کو یقینی بنایا گیا۔ ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم نے ضلع ایبٹ آباد میں جماعتی و تنظیمی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ذمہ داران کی کوششوں کو سراہا۔

سالانہ ۷۷ اوپن اہل حدیث کانفرنس پل ایک سیالکوٹ

11، 12، 13 نومبر 2016ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار تین روزہ سالانہ 107 ویں اہل حدیث کانفرنس مرکزی جامع مسجد اہل حدیث پل ایک سیالکوٹ کے وسیع میدان میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام تشریف لائیں گے۔ زیر صدارت امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ خطبہ المبارک سید بسطین شاہ نقوی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! (ملک اورنگ زیب صدور اراکین مرکزی جامع مسجد اہل حدیث پل ایک سیالکوٹ)

تحصیل ایبٹ آباد کی جماعتی سرگرمیاں

○ تحصیل ایبٹ آباد اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر آصف مسعود اور جنرل سیکرٹری طاہر گل نے تحصیل بھر میں یونٹوں کو فعال کیا ہے۔

۲۳ اپریل ۲۰۱۶ء کو مسجد الفرقان بانڈہ پگواڑیاں ایبٹ آباد میں سیرت النبیؐ کا نفرنس منعقد ہوئی جس میں قاری سہیل اقبال اور حافظ سعید الرحمن (ہری پور) نے خطاب کیا۔

تحصیل ایبٹ آباد کی مساجد اہل حدیث میں حرمین شریفین کے موضوع پر خطبات جمعۃ المبارک کا اہتمام کیا گیا۔

تحصیل صدر آصف مسعود اور طاہر گل کی نگرانی میں اصلاح معاشرہ کے عنوان پر پوری تحصیل میں پروگرام رکھے گئے۔

اجمل شاہ نے تحصیل کا دورہ کیا اور ماہنامہ نداء الاحسان کی توسیع اشاعت کے لیے ترغیب دلائی۔

رمضان المبارک میں تمام مرکزی مساجد میں درس کا انتظام کیا گیا، تمام پروگراموں میں ذیشان احمد زیدی، آصف مسعود طاہر گل شامل رہے۔

۱۳ رمضان المبارک کو مولانا عتیق الرحمن اور مولانا الیاس مشتاق کی نگرانی میں افطار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا یوسف پسروی صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔

رمضان المبارک سے پہلے جامع مسجد اہل حدیث کالاباغ میں اصلاح معاشرہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں علامہ طارق محمود یزدانی صاحب نے خطاب کیا۔

۲۱ رمضان المبارک جامع مسجد گلی بٹنی میں عظمت قرآن و دعوت افطار پروگرام ہوا جس میں اجمل شاہ اور احمد حسن ساجد نے خطابات کیے۔ فیانت کا اہتمام تاج صاحب نے کیا تھا۔

آصف مسعود AYF اور طاہر گل جنرل سیکرٹری تحصیل ایبٹ آباد

خطبہ جمعۃ المبارک

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے رہنما ناظم ذیلی تنظیمات جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ۲۶ اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد قدس اہل حدیث محلہ جج والہ کوٹ راوہا کشن ضلع قصور میں ارشاد فرمائیں گے۔ نماز جمعہ کے بعد مرکزی جمعیت اور جمعیت اساتذہ اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان سے خطاب بھی فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: فیض اللہ خان غوری، ناظم تحصیل کوٹ راوہا کشن

ضرورت ہے

○ جامع مسجد مبارک ریلوے روڈ لاہور میں امام کی ضرورت

ہے۔ رابطہ (مولانا) محمد زکریا۔ 0305-5150605

آہ! مولانا عبدالاکبر محمدی بھی چل بے

○ جماعت کے نامور مبلغ جامع مسجد عائشہ حیات آباد چچہ وطنی کے خطیب مولانا عبدالاکبر محمدی ظہری کی اذان کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ قبل ازیں علماء کرام کی ایک میٹنگ میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آئے اور ظہری کی اذان کہنا شروع کی۔ شہادتین کہہ کر علی الصلوٰۃ کہہ پائے تھے کہ فرشتہ اجل آگیا۔ اس قدر مبارک موت پر ہر شخص رشک کرتا ہوا نظر آیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ اگلے دن رائے علی نواز سٹیڈیم چچہ وطنی میں مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی کی امامت میں ادا کی گئی اور بڑے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ سے قبل امیر ضلع حافظ محمد ظفر اللہ خاں مولانا محمد اسلم حنیف لیاقت پوری اور مولانا منظور احمد نے مرحوم کی ذہنی و ملی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت تادمہ و بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ قاری محمد حسن سلفی، جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

مولانا بارک اللہ مصمام کو صدمہ

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چویناں قصور کے امیر مولانا بارک اللہ مصمام صاحب کے عزیز مستوال میں اور حافظ ذبح اللہ کا بیٹا اور آپ کا پوتا گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ کریم پسماندگان کو صبر کی ہمت دے اور والدین کو اس ناظم البدل عطا کرے۔ آمین!

شریک غم: حکیم محمد نجی عزیز ذاہرودی
○ گذشتہ ہفتے مولانا عبدالرحمن کاظمی ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث واہگہ ٹاؤن لاہور کے والد ماجد میاں محمد یونس بقضائے الہی وفات پا گئے۔ موصوف نماز عصر کے دوران خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ مولانا عبدالرحمن کاظمی نے خود پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا محمد یونس مدنی مولانا قاری عبدالنہیں اصغر امیر لاہور محترم حکیم عبداللطیف مدنی ناظم لاہور

محترم رانا نصر اللہ خاں، مولانا مشتاق احمد فاروقی، مولانا محمد اشرف قمر، مولانا ابراہیم سلفی، جناب عامر عبداللہ حافظ عبید الرحمن ایڈووکیٹ سمیت علماء کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ ادارہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

رابطہ: مولانا عبدالرحمن کاظمی: 0346-4422549
○ (کھڈیاں خاص) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی رہنما مولانا حافظ منیر احمد (پیاں کلاں) گذشتہ دنوں قضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! جن مقامی قبرستان میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ پروفیسر ڈاکٹر محمد کھوسو حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ مرحوم عرصہ سے قرآن و سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے سرگرم عمل اور مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے۔ نماز جنازہ میں ضلعی ذمہ داران علماء کرام اور احباب جماعت شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کے صاحبزادے مولانا عطاء الرحمن منیر سے تعزیت کے لیے رابطہ نمبر: 0306-4905269
عبدالواحد ندیم پریس رپورٹر و سینئر نائب ناظم ضلع قصور

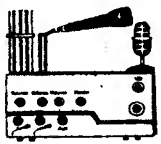
جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹاک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804, 4226706-0300-6430029

آغاز کلاسز 15 اگست

داخلہ / انٹرویو 8 تا 14 اگست

اعلان داخلہ 2016

میٹرک، ایف اے، بی اے پاس

اسلامی علوم اور عربی و انگلش میں مہارت کے ساتھ

ایف اے / بی اے / ایم اے

محفوظ ماحول میں اعلیٰ دینی تعلیم کے ساتھ مثالی پیشہ وارانہ صلاحیت

طالبات کیلئے
مثالی پروگرام

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے

- انتہائی مناسب فیسیں
- یتیم / مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ
- پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
- بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات
- باپردہ محفوظ ہاسٹل
- پنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ

کوشی نمبر 15 - مین ٹیلم روڈ، جی ٹاؤن تھری، اسلام آباد

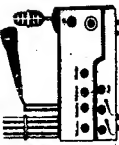
فون 03215152880 051-2250535

معهد اللغة العربية
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

رابطہ کیجئے

افتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



نیو ایمپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، پونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹیٹس، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایف اے ایمپلی فائر کے پاس تفریف لائیں۔

بدایہ نذر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیا میں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

عرصہ 47 سال سے مجذوبوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

عمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (ریفرق)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو ریکارڈر کے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک، ہارن سٹیٹس اور مختلف پیئر پائرس اور مرمت کا کام کلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیو میں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایمپورٹڈ
U.P.S
نئی دستیاب ہیں۔

ساجد اور رسول کیلئے خصوصی رعایت

پرسٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈو سائڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو ریکارڈر کے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک، ہارن سٹیٹس اور مختلف پیئر پائرس اور مرمت کا کام کلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد چوک نیو میں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

مہجانبے

انترقظامیہ
جامع مسجد
خالدون ولید

N بلاک
ماڈل ٹاؤن
لاہور

پروفیسر
عطاء الرحمن ظہیر

کوچرل بیکروزی

پروفیسر
عتیق الرحمن

کوچرل بیکروزی

برائے جمعیت اساتذہ پاکستان نامزد ہونے پر دل کی اتھاہ مہرائیوں سے
پیش کرتے ہوئے ان کے لیے استقامت کی دعا کرتے ہیں

سبار کبار

جمعیت اساتذہ پاکستان ڈویژن وائز می نامزدگیاں

<p>صدر: سلاطین خاتون محمدی صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر معظم نواز صاحبہ</p>	<p>صدر: شیخ پورہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر عابد الرحمن صاحبہ</p>	<p>صدر: قصبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد خالد صاحبہ</p>	<p>صدر: پروفیسر عارف صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر حفصہ صاحبہ</p>	<p>ڈویژن لاہور</p>
<p>صدر: پروفیسر عبدالرزاق صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: مہدی محمد نعیم اختر صاحبہ</p>	<p>صدر: ننکانہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: بہاولنگر</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: پروفیسر خالد محمد خان صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر احسان اللہ صاحبہ</p>	<p>ڈویژن بہاولپور</p>
<p>صدر: پروفیسر پرویز اختر صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد نعیم اختر صاحبہ</p>	<p>صدر: اوکاڑہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: پاکستان</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: پروفیسر محمد علی احمد صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر خالد حسین صاحبہ</p>	<p>ڈویژن ساہیوال</p>
<p>صدر: پروفیسر عبدالغفور صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: گجرات</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: ناروال</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: مہدی محمد راشد صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر سلمان عتیق صاحبہ</p>	<p>ڈویژن گوجرانوالہ</p>
<p>صدر: پروفیسر ابو بکر صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: ٹوبہ ٹیک سنگھ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: جھنگ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: پروفیسر عتیق الرحمن عزیز صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: مولانا محمد شعیب صاحبہ</p>	<p>ڈویژن فیصل آباد</p>
<p>صدر: پروفیسر محمد یعقوب صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: چنیوٹ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: لکھنؤ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>صدر: پروفیسر زاہد نوید صاحبہ</p> <p>جول بیکروزی: پروفیسر محمد رفیق ڈوٹ صاحبہ</p>	<p>ڈویژن راولپنڈی</p>

0322-7190833
0334-4341819

محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

مہجانبے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ خدمات کے بہترین 26 سال

لَعْنَةُ شَيْطَانٍ عَلَى قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ہم اپنے تمام جماعتی احباب کے انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے اس سال حسین شریفین کی زیارت و سعادت کے لئے **کاروان الحدیبہ** کا انتخاب کیا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ زائرین محترم حسین شریفین میں ہماری بہترین سروسز کے لئے ہمیں اپنی خدمات کا دوبارہ پھر موقع فراہم کریں گے۔ ان شاء اللہ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بار بار حسین شریفین کی حاضری نصیب فرمائے۔

الحمد للہ
عمر سیزن 2016-17
میں پاسپورٹ جمع کروانے
والے حضرات کیلئے
خوشخبری

کاروان الحدیبہ
کی خدمات کے 25 سال
مکمل ہونے کی خوشی
میں اللہ پاک کے فضل
و کرم سے 4 عمر ٹکٹ
بذریعہ قرعہ اندازی مفت
حاصل کریں مزید معلومات
کیلئے آفس سے رابطہ
کریں شکریہ

یہ آخری مدت
کے لئے خاص ہے

21
یوم کے لئے صرف
95000 روپیہ میں شروع

ماہ صفر اور ربیع الاول میں ان احباب کی قیادت میں
قافلہ حرمین شریفین میں جائیں گے۔ ان شاء اللہ

• علماء کرام اور اساتذہ کے لئے خصوصی رعایت
• لاہور ایئر پورٹ تک فری ٹرانسپورٹ
• رہائش مسئلہ کسری سے پہلے
• مقامات مقدسہ کی زیارات
• اراکین عمرہ کے متعلق علماء کرام کی رہنمائی

شیخ ایوب خالد صاحب جہاں
سید محمد اودشاہ صاحب تلے عالی
حاجی محمد بشیر صاحب مانا نوالہ
حاجی محمد یوسف صاحب فاروق آباد
شاهد محمد قادری صاحب نوشہرہ ورکان
عامر بھائی زگر صاحب گاؤں ورن

ہیڈ آفس

بالمقابل ایڈیز ہینڈلڈ سنٹر فاروق آباد
056 3877266 0300 4236407

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز
کاروان الحدیبہ

زیر سپر وائز سنٹر بالمقابل علی میرج ہال کھڈیا خاص

0301 6837566 0334 4356170 0301 6814942

برانچ آفس

میٹیاں سنٹر بالمقابل ایم بی بینک سیٹیا روڈ جمال فیصل آباد

041-8557315-16 0321 0300 6662422

ذیشان پرنٹنگ پریس الحنین پرنٹرز مینجمنٹ مارکیٹ نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد 0332-4027740

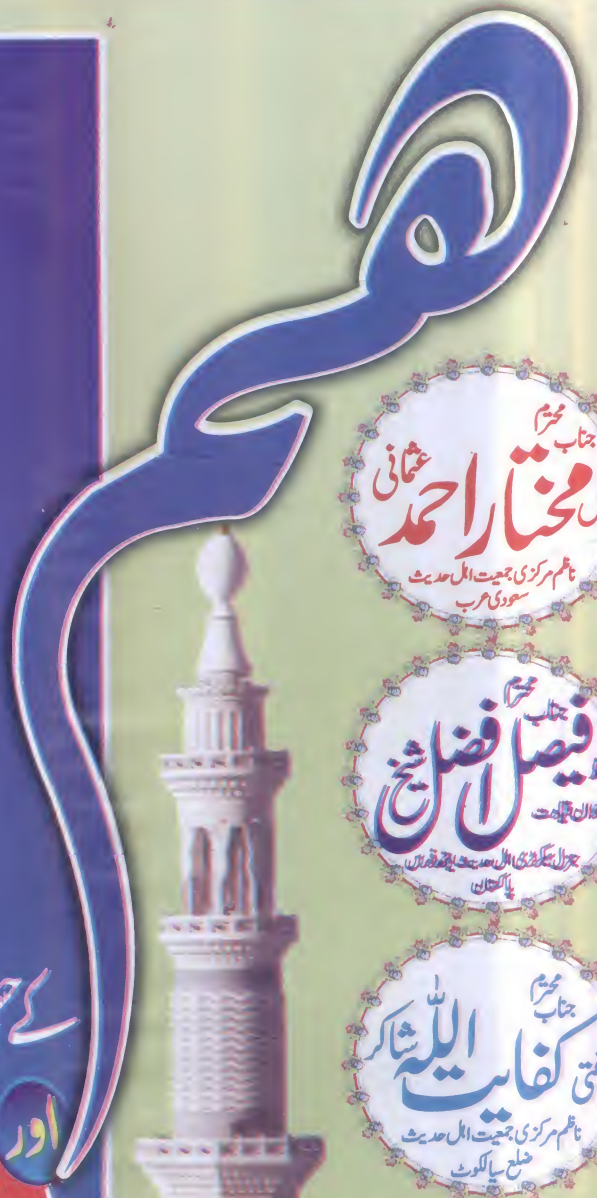
مختار احمد عثمانی
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث
سعودی عرب

فیصل فضلی
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

منقہ کفایت اللہ شاکر
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث
ضلع ساکوٹ

عابد الحفیظ
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث
ضلع ساکوٹ

محمد ابراہیم
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث
ضلع ساکوٹ



علامہ ساجد میر
قائد ملت اسلامیہ
پروفیسر سینیٹر
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

ڈاکٹر عبد الحکیم
مجاہد ملت
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

عتیق اللہ عمر
پروفیسر
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

عطاء الرحمن ظہیر
پروفیسر
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

کے حسن انتخاب پر انہیں غور تحقیق پیش کرتے ہیں۔ اور

عابد العظیم جانباز
صاحبزادہ
پروفیسر
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث
پاکستان

مبارکباد
کوجمیتہ اساتذہ گورانوالہ ڈویژن کا جنرل سیکرٹری نامزد ہونے پر
پیش کرتے ہیں

Weekly

AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No

116

صدرا
انوارِ مُرسط
پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

زیر صدارت

الحمد لله

فصل: قد آن کمراس

60 روز پیش از رحلت روزانه آگهی

کتابخانه

کتابخانه مرکزی کربلا

کرزے معجزات

فاصلہ معربی
دستخطی اسکول
کمپیوٹر کورس

ساق بجا ہے
ہفتوں میں مکمل
2
2
داخلہ شروع ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

آیے قرآن سیکھئے

ملازم کی فیملی انتقال کا حکم دیا
آستانہ فاضلہ اور حضرت ابراہیم سے ملا رہے

سیرۃ النبی المذکورۃ الی اللہ العزیز
محمد فاروق آباد
صاحب خانہ لاہور

مدرس کے نظام میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے • اگر رضا تقاسم میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے • پاکستان کا اعداد و جزو قوت اور انت سے بالاتر ہے • مدارس کی دیباچہ میں انقلاب کا حکم مقرر

تاریخ

بہارِ اسلامیہ

2

درکِ طالبان

طالبان

قصہ کیلئے مرکز کا شائع شدہ و شمارہ مطالعہ کریں

0322 - 0315
5866957
056 3875158

مَكْرَمَةُ الْمُتْرَاقِ لِلدِّرَاسَةِ إِلَى حَالِيَةٍ
مَحْفَظَةِ آرَارَاد. مَحْكَمَةُ رُود. بِالْمَقَابِلِ مَيْسَ كَالُو فَا نَقَارُوقِ آرَاد.

عبدی امان اللہ خان

الدَّاعِي إِلَى الْإِسْلَامِ

0332-4027740
 ڈیوان پرنٹنگ پرائیویٹ لمیٹڈ
 الحکیم بیرنڈر
 شیخ عیدہ ایکسٹریڈ
 نزد مرکز می سجدا تانہ فاروق آباد
 0332-4027740